آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

Digitized by Khilafat Library

ریویو آف ریلیجنز

یعنے

دُنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۴ — بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۵ء — نمبر ۱۲

مطابق صفر المظفر سنہ ۱۳۳۴ھ

چندہ سالانہ

[illegible]

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
دیباچہ قرآن شریف ترجمہ انگریزی	۴۴۱–۴۴۹
عہد جدید اور مسیحی عقائد	۴۴۹–۴۶۰
رپورٹ سالانہ انجمن ترقی اسلام	۴۶۰–۴۶۸
بہائی مذہب	۴۶۹–۴۷۷
ضروری اعلان	۴۷۷–۴۷۸
گوشوارہ	۴۷۹–۴۸۰
فہرست کتب و اشتہارات۔ ٹائٹل۔	

فہرست کتب

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر میگزین سے نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ وی پی طلب کرنے پر مل سکتی ہیں

براہین احمدیہ ہر چہار حصہ	ع۶ر
" حصہ اوّل	۵ر
" " دوم	۴ر
" " سوم	۱۰ر
اسلامی اصول کی فلاسفی	۵ر
ٹیچنگز آف اسلام مجلد انگریزی	عہ۴ر
" غیر مجلد "	۴ر
قاعدہ یسرنا القرآن حصہ اوّل	۰ر
" " اوّل دویم مکمل	۲ر
" " اول سویم اُردو	۱ر
قاعدہ نوابی اُردو	۱ر
قرآن شریف عمدہ خوشخط	عہ۶ر
پارہ اوّل بطرز یسرنا القرآن	۱ر
" دویم "	۱ر
" سویم "	۱ر
" چہارم "	۱ر
" پنجم "	۱ر
پارہ عم مترجم	۳ر
پارہ اول مترجم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ	۳ر
سرمہ چشم آریہ	۱۲ر
جنگ مقدس	۶ر
خطبہ الہامیہ	عہر
مواہب الرحمٰن	۴ر
مبادی الصرف مصنفہ حضرت خلیفہ اولؓ	۰۱ر
لغات القرآن حصہ اوّل	عہر
" " دویم	عہ۸ر
ضرورت امام	۰۱ر
مجموعہ فتاوی احمدیہ ہر سہ جلد قیمت	عہر

رسالہ فضل حق	۱ر
ستارہ قیصرہ	۰ر
دین الحق مجلد	۱۰ر
دافع البلاء	۱ر
دینیات کا پہلا رسالہ مصنفہ حضرت خلیفۂ اوّلؓ	۱ر
خلافت راشدہ حصہ دویم	۱ر
برکات الدعاء	۲ر
رسالہ اسلام انگریزی میں	۰۱ر
رسالہ ڈوئی انگریزی میں	۱ر
اربعین	۲ر
الحق لُدھیانہ	۶ر
الحق دہلی	۸ر
اوامر نواہی	۹ر
اظہار حق	۵ر
احمدی کا من	۱ر
الہدیٰ	۶ر
اعجاز احمدی	۳ر
تائید المسیحؑ	۰۱ر
پنج ارکان اسلام	۱ر
پارہ پنجم بخاری شریف	۸ر
تذکرۃ الشہادتین اُردو	۵ر
" فارسی	۳ر
تفسیر القرآن مصنفہ مولوی سید سرور شاہ صاحب آٹھ پارہ تک	۸ر
تفسیر پارہ اول مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب از درس حضرت خلیفۂ اوّل رضؓ	عہ۴ر
تفسیر پارہ دویم مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب از درس حضرت خلیفۂ اولؓ	عہ۴ر
تفسیر پارہ ۲۳	عہر
" " ۲۴	عہر
" " ۲۵	عہر
" " ۲۶	عہر
حمامۃ البشریٰ	۸ر
حقیقت نماز	۷ر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ذیل میں وہ نادر اور پر روحانیت مضمون ناظرین ریویو کی ضیافت روحانی کے لیئے درج کیا جاتا ہے۔ جو سیدنا و مولانا حضرت خلیفۃ ثانی فضل عمر بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کے زیر نگرانی کام کرنے والے فاضل مترجمان قرآن کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ مضمون ترجمۃ القرآن کی منتظر آنکھوں اور شائق قلوب کے لیئے نوید روح افزا کا کام دیگا اور قرآن کریم سے محبت رکھنے والی سعید روحیں اسکے مطالعہ سے اندازہ کرینگی کہ ہمارا انگریزی ترجمۃ القرآن کس نیت سے کن اغراض کے ساتھ کیسے ہاتھوں سے اور کیسی نگرانی میں ہوا ہے۔

واضح رہے کہ گو نیچے دی ہوئی پر حقائق سطور انگریزی ترجمۃ القرآن کا دیباچہ ہیں مگر یاد رکھنا چاہیئے اور ہم اس امر کا **اعلان** کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ یہی سطور ہمارے اردو ترجمۃ القرآن کا بھی دیباچہ متصور ہوں کیونکہ ہر دو ترجمے ایک ہی انجمن ایک ہی انتظام اور ایک ہی نگرانی کے ماتحت ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز انگریزی ترجمہ کے پہلے پارہ کے ساتھ ساتھ ہی اردو ترجمہ کا پہلا پارہ بھی شائع ہو جائیگا۔ (ایڈیٹر ریویو)

دیباچہ قرآن شریف ترجمہ انگریزی

اے طالبان صداقت! اور اے جویان ہدایت! مژدہ ہو کہ وہ ہدایت نامہ جو خود خدائے تعالیٰ نے انسان کی بہتری کے لیئے نازل فرمایا تھا تمھارے تک ایک ایسی زبان میں پہنچایا جاتا ہے جسے تم سمجھ سکتے ہو۔ ہاں وہ آواز جو آج سے تیرہ سو سال پہلے اسوقت جبکہ دنیا میں تاریکی اور ظلمت بحر زخار کی طرح لہریں مار رہی تھیں اور جہالت اور غفلت عقل انسانی پر سایہ فگن تھیں غار حرا سے عربی زبان میں بلند ہوئی تھی

آج انگریزی زبان میں ان گم گشتگان کی راہ نمائی کے لیئے بلند کیجاتی ہے جو بعینہٖ انہی لوگوں کی طرح جو آج سے تیرہ سو سال پہلے گذرے ہیں جویان حق تو ہیں لیکن انہیں حق سنانے والا کوئی نہیں ہاں اے تشنہ کامان آب روحانی جس آب حیات نے تیرہ سو سال پہلے مردوں کو زندہ کر دیا تھا اسی کے چھلکتے ہوئے کاسہ تمھارے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں تاکہ تم بھی اپنی پیاس بجھاؤ اور حقیقی زندگی کا لطف اُٹھاؤ نادان ہے وہ جو خدا سے دُور ہو کر سمجھتا ہے کہ مَیں زندہ ہوں اور بے علم ہے وہ جو علم روحانی سے بے بہرہ ہو کر خیال کرتا ہے کہ مَیں روشنی میں ہوں۔ زندہ وہی ہے جو آسمانی زندگی سے زندہ ہے اور اُس سے بڑھکر مردہ کوئی نہیں جس کا جسم روحانی زندگی سے خالی ہے کیونکہ گو لوگ انکو مردہ سمجھتے ہیں جو قبروں میں ہیں لیکن درحقیقت مردہ وہی ہیں جو ایک زندہ جسم میں مدفون ہیں۔ مٹی کی قبر ایسی خطرناک نہیں جیسی کہ گوشت کی۔ کیونکہ شیطان مٹی میں نہیں جاتا لیکن بہنے والے خون کی رگوں میں آسانی سے چل سکتا ہے۔ ہاں روشنی میں وہی ہے جس کا دل آسمانی نور سے معمور ہے کیونکہ باہر کی روشنی کچھ فائدہ نہیں دیتی جبتک اندر نور نہ ہو اور جس کے اندر تاریکی ہے وہ عین سورج کے نیچے کھڑا ہو کر پھر بھی اندھیرے میں ہے بہت ہیں جو آنکھوں کے اندھوں پر رحم کرتے ہیں لیکن انکے سامنے ہزاروں دل کے اندھے پھرتے ہیں لیکن انکو ان پر رحم نہیں آتا بہت ہیں جو کانوں کے بہروں پر رحم کرتے ہیں لیکن انکے سامنے لاکھوں دل کے بہرے پھرتے ہیں لیکن ان پر انکو رحم نہیں آتا حالانکہ درحقیقت رحم کے قابل وہ ہیں جن کے دل تو ہیں لیکن وہ سمجھتے نہیں جنکی آنکھیں تو ہیں لیکن وہ دیکھتے نہیں جن کے کان تو ہیں لیکن وہ سُنتے نہیں وہ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ انسے بھی بدتر۔ کیونکہ وہ اس زندگی کی روح سے غافل ہیں جو کُل زندگیوں کی پیدا کرنے والی ہے جو ایسی زندگی ہے کہ نہ پہلے موت سے زندگی کی طرف آئی اور نہ زندگی سے موت کی طرف لوٹے گی۔ پس ایسے ہی لوگوں کی ہدایت کے لیئے یہ ہدایت نامہ نہایت اخلاص اور محبت کے ساتھ ہم پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ جو لوگ تعصب اور عناد سے خالی ہیں وہ اس پر غور کریں گے اور صاف دل سے اسکے مضامین کی صداقت پرکھنے کی کوشش کرینگے اسمیں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم کے پاکیزہ مضامین سے ناواقف ہونیکی وجہ سے دیگر مذاہب کے لوگ اسے ایک بے فائدہ کتاب سمجھتے ہیں لیکن جو رائے دیکھنے کے بعد قائم کیجائے درست وہی ہوتی ہے اور بے دیکھے رائے قائم کرنا دانائوں کا کام نہیں۔ یہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب کبھی

کوئی شخص تعصب سے خالی ہوکر قرآن کے مضامین پر غور کریگا تو اسکے حسن کا دلدادہ شیدا ہونیکے سوا اس سے کچھ نہ بنے گا آج تیرہ سو سال ہوتے ہیں کہ یہ کتاب نازل ہوئی تھی اور آج بھی اس میں وہی طاقت ہے جو اُسوقت تھی۔ دنیا کی کوئی کتاب زندہ نہیں مگر قرآن کریم زندہ ہے کیونکہ زندگی کی علامت پھل ہیں اور قرآن کریم اپنے پھلوں سے کبھی خالی نہیں رہا اور جس طرح اسپر عمل کرنیوالے اُسوقت زندگی کی روح اپنے اندر محسوس کرتے تھے جب وہ نازل ہوا تھا اُسی طرح آج محسوس کرتے ہیں۔ پس اے زندگی کے دلدادو! آؤ کہ قرآن کریم کے سوا کوئی زندہ کتاب نہیں اور اسلام کے سوا کوئی زندہ مذہب نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی زندہ نبی نہیں مگر وہی جس نے اپنے جسم میں آپکے جسم کو لے لیا۔ بے شک حق کو قبول کرنا آسان نہیں اور بڑی بڑی مشکلات اسکے راستہ میں ہیں اور قسم قسم کے مالی اور جانی نقصان برداشت کرکے انسان حق کو قبول کرسکتا ہے اور بہت سے کمزور دل صرف اس لیئے حق کو قبول کرنے سے رُک جاتے ہیں کہ انکو مالی طور پر کوئی نقصان ہوگا یا انکے رشتہ داران سے ناراض ہوکر انکو چھوڑ دینگے یا دوستوں کے طعنہ انکو سننے پڑیں گے۔ لیکن ہر ایک جو عقل رکھتا ہے جانتا ہے کہ شیرین پھل محنت اور تکلیف کے بعد ہی ملتے ہیں جو محنت کرکے زمین کو پھاڑتا اور بوتا نہیں وہ دانہ کھانے کا بھی مستحق نہیں اور جو درخت پر اسلیئے نہیں چڑھتا کہ اس میں کانٹے ہیں وہ پھل بھی نہیں کھا سکتا پھر دنیا کی زندگی حق کے مقابلہ میں حقیقت کیا رکھتی ہے؟ یہ زندگی کیا ہے صرف اس زندگی کے سمندر کا ایک قطرہ جو انسان کے لیئے مقرر کی گئی ہے۔ وہ چیز جس کا نام موت رکھا گیا ہے درحقیقت کمرۂ امتحان کا پردہ ہے اور کون نہیں جانتا کہ زندگی وہی ہے جو سکول لائف کے بعد شروع ہوتی ہے پس اے صداقت کے طالبو! اس بڑی صداقت پر جو ہم آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں غور کرو اور اگر اسکو حق پاؤ تو اسے قبول کرو کہ اس تعلیم کا منشاء ہی یہ ہے کہ اس اور اگلی زندگی کو باآرام بنایا جائے اور انسان کو اس عظیم الشان کام کا اہل بنایا جائے جو اس وسیع عالم میں اسکے حصہ میں آیا ہے جیسا کہ خود اسی کتاب نے اپنے نزول کی غرض بیان فرمائی ہے کہ "ہم نے یہ قرآن تجھ پر اسلیئے نہیں اُتارا کہ تو کسی دنیاوی یا دینی دُکھ میں پڑے بلکہ اسکے اُتارنے کی غرض یہ ہے کہ جو شخص ہلاکت اور تباہی سے ڈرتا ہو اور سیدھے راستہ کا جویاں ہو

یہ اسکے لیئے ہدایت ہو جائے۔ یہ اس ذات کا اُتارا ہُوا کلام ہے جس نے زمینوں اور اونچے آسمانوں کو پیدا کیا ہے جو بلا کسی محنت کے انسان پر رحم فرماتا اور بلا کسی نقص کے اپنے تخت حکومت پر قائم ہے جو کچھ کہ آسمانوں اور زمین میں ہے یا جو کچھ انکے درمیان ہے یا جو زمین کے اندر مدفون ہے سب اسی کا ہے" پس جبکہ یہ کلام انسانی زندگی کو خواہ موت سے پہلے کی ہو یا موت کے بعد کی ہو باآرام بناتا ہے اور انسان کو اسکے فرائض کے پورا کرنے میں مدد دیتا ہے تو اس کا قبول کرنا ہر ایک انسان کا فرض اولین ہے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب بے تعصب ہو کر لوگ اسپر غور کرینگے تو اسکے قبول کرنیکے سوا ان سے کچھ نہ بن آئیگا کیونکہ انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جب وہ معلوم کرے کہ میرا بھلا فلاں بات میں ہے تو کوئی روک اسکے حاصل کرنے میں اس کے حائل نہیں ہوتی اور اسی یقین سے پُر ہو کر ہم قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا پہلا حصہ شائع کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جنکے ہاتھوں میں یہ جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ اسکے پڑھ چکنے کے بعد انکے خیالات اسلام کے متعلق بالکل اور ہونگے بہ نسبت انکے جو اسکے پڑھنے سے پہلے تھے اور اگر پہلے وہ ان جھوٹی رپورٹوں پر یقین کر کے جو اسلام کے متعلق ان تک پہنچائی گئی تھیں اس سے نفرت کرتے تھے تو اب انکے دل اسکی محبت سے لبریز ہونگے۔ اور یہ خدائے تعالیٰ پر بوجھل نہیں +

قرآن کریم کے باقی پاروں کی نسبت کہ اس پارہ کے بعد دوسرا پارہ کب نکلیگا ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید رکھتے ہیں کہ وہ جلدی جلد وقتیں جو دوسرے پارہ کی تیاری کے لیئے ممکن ہو ہمیں اسکے شائع کرنے کی توفیق دیگا گو ہمیں خطرہ ہے کہ پہلے ایک دو پارہ شائد کسی قدر زیادہ وقت لیں اور شائد پہلے سال میں ہم دو یا تین پاروں سے زیادہ نہ شائع کر سکیں۔ لیکن ہم یہ یقین دلاتے ہیں کہ اپنی طرف سے انشاء اللہ پوری کوشش کیجائیگی کہ جسقدر جلد ہو سکے اس کام کو ختم کیا جائے اور تیس پارے مکمل ہو جائیں جسکے بعد قرآن کریم کا انٹرڈکشن شائع کیا جائیگا جو انشاء اللہ اپنے اندر ایسے وسیع مطالب رکھتا ہو گا کہ وہ طویل مضامین جن پر قرآن کریم کے نوٹوں میں مفصل بحث نہیں ہو سکے گی اسکے ذریعہ سے صاف ہو جائیں گے اور دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ وہ اسوقت تک قرآن کریم کے متعلق سخت بے انصافی سے کام لیتی رہی ہے +

اس ترجمہ کی ضرورت

شاید بعض لوگوں کے دل میں خیال پیدا ہو کہ انگریزی زبان میں بعض ترجموں کی موجودگی میں اس ترجمہ کی کیا ضرورت پیش آئی سو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت تک جسقدر تراجم قرآن کریم کے انگریزی زبان میں ہوئے ہیں وہ یا تو ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے ہوئے ہیں جو اسلام کی نسبت اپنے دل میں تعصب رکھتے تھے اور جن کی غرض قرآن کریم کو بھیانک شکل میں دکھانا تھا یا ایسے لوگوں نے انکو تیار کیا ہے جو نہ تو قرآن کریم کے مضامین پر کافی عبور رکھتے تھے اور نہ عربی زبان سے ہی انکو پوری واقفیت تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ موجودہ تراجم اس حُسن کو دکھانے سے بالکل قاصر ہیں جو قرآن کریم اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس ان تراجم کی موجودگی میں بھی ایک ایسے ترجمہ کی ضرورت تھی جو قرآن کریم کو اس اصل شکل میں پیش کر سکے اور اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے موجودہ ترجمہ شائع کیا جاتا ہے ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے کوئی غلطی نہیں کی کیونکہ بوجہ انسان ہونیکے ہم سے غلطی کا ہونا ناممکن نہیں لیکن ہم نے ایک ایسے طریق کو مدنظر رکھا ہے جسکی وجہ سے غلطی کا خطرہ بہت حد تک کم ہو گیا ہے اور وہ یہ کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور نوٹ مختلف قصوں اور روایتوں کی بنا پر نہیں کیئے گئے بلکہ انکے تیار کرنے میں اول تو یہ مدنظر رکھا گیا ہے کہ جس لفظ کا ترجمہ کیا جاتا ہے اسکو قرآن کریم نے دوسرے مقامات پر کن معنوں میں استعمال فرمایا ہے اور یہ کہ خود اس آیت کا مضمون اسکے کن معنوں کی تائید کرتا ہے۔ اسی طرح نوٹوں کے متعلق بھی یہ خیال رکھا گیا ہے کہ ایسے ہی معنے کیئے جائیں کہ جن کی تائید خود قرآن کریم کے دوسرے مقامات سے ہوتی ہو اس کے بعد اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو معانی کہ قرآن کریم کے الفاظ یا آیات کے ثابت ہوں انکو مقدم کیا جائے پھر لغت عرب کی مستند کتابوں کی شہادت پر کسی آیت کا ترجمہ یا مطلب بیان کیا گیا ہے۔ اور چوتھے نمبر پر تاریخ کی شہادت ہے جو ان آیات کے معنے کرنے میں لی گئی ہے جو کسی تاریخی مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اُن لغو قصوں اور بے بنیاد روایتوں پر اس ترجمہ اور اس کے متعلق نوٹوں کی بنیاد نہیں رکھی گئی جنکے دھوکے میں اکثر مترجم آجاتے ہیں حالانکہ نہ وہ قرآن کریم میں مذکور ہیں اور نہ احادیث صحیحہ سے ثابت۔ پس وہ گو اس قابل ہوں کہ کسی فاکلک لور کی کتابوں میں انکو جگہ دیجائے لیکن قرآن کریم کے نوٹوں میں انکا داخل کرنا ظلم عظیم

ہے کیونکہ انکے ذریعہ سے بجائے حق ظاہر ہونے کے حق پر پردہ پڑتا ہے پس ہم نے ان قصوں کو بالکل چھوا تک نہیں اور ہمارے نوٹوں کی بنیاد جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے اول خود قرآن کریم دوم حدیث صحیح سوم لغت چہارم تاریخ پر رکھی گئی ہے جسکی وجہ سے ہم یقین رکھتے ہیں کہ پڑھنے والوں کو حق پر پہنچنے میں بہت کچھ مدد ملے گی ؎

اس ترجمہ میں کن خوبیوں کو جمع کیا گیا ہے۔ چونکہ ترجمہ بلا متن اکثر تحریف کا باعث ہوتا ہے اسلیئے اس ترجمہ میں متن عربی بھی ساتھ دیا گیا ہے جو خوبی کہ اس سے پہلے کسی ترجمہ میں نہیں اسکے نیچے اس عربی عبارت کا ٹرنسلیٹریشن دیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے عربی حروف سے ناواقف لوگ عربی عبارت بھی پڑھ سکیں گے اور خصوصاً نو مسلموں کے لیئے یہ نہایت مفید ہوگا کیونکہ اسکے ذریعہ سے وہ قرآن کریم کے بعض حصّے یاد کر سکیں گے جن کا نماز میں پڑھنا نہایت ضروری ہوتا ہے ٹرنسلیٹریشن کے نیچے ترجمہ انگریزی دیا گیا ہے اور اس کے نیچے تشریحی نوٹ اور نوٹوں کے نیچے قرآن کریم کی آیات کی ترتیب دی گئی ہے یعنی بتایا گیا ہے کہ اس آیت کو پہلی سے کیا تعلق ہے اور یہ ایک ایسا اہم مضمون ہے کہ جسپر آج سے پہلے (جہانتک ہمیں علم ہے) کسی نے قلم نہیں اُٹھائی اور صرف انگریزی تراجم ہی اس خوبی سے خالی نہیں بلکہ ایسی تفصیلی بحث عربی تفاسیر میں بھی نہیں جس کا نتیجہ یہ ہُوا ہے کہ بہت سے لوگوں نے قرآن کریم کو بے ربط کتاب کہدیا۔ پس یہ ترتیب دنیا میں اپنی قسم کا ایک پہلا کام ہے اور اسکے پڑھنے سے لوگوں کو معلوم ہو جائیگا کہ قرآن کریم بجائے ایک بے ربط کتاب ہونیکے نہایت باربط ہے کہ جس کا کوئی مضمون بے موقعہ بیان نہیں ہُوا ترتیب کے نیچے حاشیہ پر کراس ریفرنس دیئے گئے ہیں جنکے ذریعہ سے ہر ایک انسان آسانی سے معلوم کر سکیگا کہ اس آیت کا مضمون اور کہاں کہاں آیا ہے اور اسی طرح ان آیات پر بھی اطلاع پالیگا جن سے اس آیت کے مضمون پر مزید روشنی پڑتی ہو کراس ریفرنس میں ایک اور خوبی بھی رکھی گئی ہے اور وہ یہ کہ جس آیت میں کوئی حکم شریعت کا ہے اسکے متعلق جو نمبر ہے اسے دو حصوں پر تقسیم کر دیا گیا ہے ایک کو A رکھا گیا ہے اور ایک کو - A کے ماتحت وہ تمام حوالجات ہیں جن سے اس حکم کے متعلق دوسری شرائط کا علم ہوتا ہو اور B کے ماتحت وہ حوالجات ہیں جن سے اس آیت کے مضمون پر عام

طور پر روشنی پڑتی ہو ان تمام خوبیوں کے علاوہ ترجمہ کی صحت کیلیئے یہ انتظام بھی کیا گیا ہے کہ جہاں ترجمہ کی دقت کی وجہ سے عبارت میں کوئی اختلاف کرنا پڑا ہے تو حاشیہ میں اصل ترجمہ دیدیا گیا ہے یا جہاں ترجمہ لفظی ہونیکی وجہ سے محاورۂ زبان کے خلاف ہو گیا ہے تو محاورہ کے مطابق معانی حاشیہ پر دیدیئے گئے ہیں :

شکریہ

ہم آخر میں ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنھوں نے اس عظیم الشان کام میں ہماری مدد کی ہے خصوصاً ایڈیسن اینڈ کو مدراس کا جنھوں نے اسکے چھاپنے میں نہایت احتیاط اور محنت سے کام کیا ہے اور ہندوستان جیسے ملک میں اس سے بہتر چھپوائی اور کسی پریس میں حاصل کرنی ہمارے لیئے مشکل تھی ہم پیشگی طور پر ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں اس ترجمہ کے مفید تر بنانے کے متعلق اپنے مشوروں سے ہمیں ممنون کرینگے اور انکا بھی جو اپنے اپنے حلقۂ اثر میں اسکی اشاعت کرکے ہمارا ہاتھ بٹائینگے گو اسکی اشاعت ہماری خدمت نہیں بلکہ خدائے تعالیٰ کی خدمت ہے اور حق کی خدمت ہے کیونکہ یہ ترجمہ کسی تجارتی غرض کو مدنظر رکھکر شائع نہیں کیا جاتا بلکہ حق کی اشاعت کے لیئے شائع کیا جاتا ہے اور اس کی سب آمد اشاعت اسلام پر خرچ ہوگی :

دُعا

یہ تو وہ باتیں تھیں جو ہم انسانوں سے کہنا چاہتے تھے۔ لیکن سب سے ضروری عرضداشت وہ ہے جو لے خدا ہم تیرے حضور میں پیش کرنا چاہتے ہیں اور ہمارے مولا تو دلوں کا واقف ہے اور نیتوں سے آگاہ ہے تو جانتا ہے کہ ہم نے کس نیت اور کس ارادہ سے یہ کام شروع کیا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ ہم نے کن خواہشات سے اس کام کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے پس تیرے حضور میں ہماری عرض ہے کہ اس کام کو پورا کرنے کی ہمیں توفیق دے اور حق ہماری قلموں سے جاری کر ہم وہ بات نہ لکھیں جو صداقت سے خالی ہو اور وہ کلمات ہماری تحریر میں نہ آئیں جنکے اندر خفیف سے خفیف بھی جھوٹ کا سانحہ ہو تیری کتاب بھی پاک جس طرح تو پاک ہے لیکن ہمارے علم کمزور اور واقفیت محدود ہے پس اپنے پاک کلام کی سچی ترجمانی کی توفیق تو ہی عطا فرما کہ اسکے بغیر ہماری کوشش بیکار اور ہمتیں فضول ہیں۔ اے قادر مطلق خدا اے

دلوں کے مالک خدا صداقت کے بیان کرنے کی طاقت عطا کرنیکے علاوہ تُو ہمارے کلام میں ایسا اثر دے کہ وہ صداقت کے طالبوں کے دلوں پر قبضہ کرلے اور ایسا کر کہ ہماری تحریر میں نسلی تعصبات اور ناواقفی کی بیزاریوں کو خس وخاشاک کی طرح اُٹھا کر پھینکدیں۔

اے خدا تاریکی نے کُل جہان پر قبضہ کیا ہوا ہے اور ظلمت تمام عالم پر چھائی ہوئی ہے تُو اپنی ہدایت کا سورج چڑھا جسکی منور کرنے میں ظلمت کی فوج کو شکست دیں اور نور کی حکومت کو قائم کریں لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اس ہدایت نامہ کو جو تُو نے اپنی بے انتہا شفقت سے انسانوں کی ہدایت کے لیئے اُس انسان کے دل پر جو اپنی پاکیزگی اور صفائی کی وجہ سے اپنے سب پیشروؤں اور بعد میں آنیوالوں پر سبقت لے گیا تھا نازل فرمایا تھا لغو اور بے حقیقت سمجھتے ہیں تو ہماری اس کوشش میں برکت دے تا ہم انکی آنکھوں کے کھولنے میں کامیاب ہوں اے رب اس نور سے جس سے تُو نے ہم کو حصہ دیا ہے ان لوگوں کو بھی حصہ دے جو اب تک اس سے محروم ہیں کہ وہ بھی تو آخر تیری ہی مخلوق ہیں اور قابل رحم ہیں انکی دنیاوی شان وشوکت کو دیکھکر گو لوگ بھول جائیں لیکن کون نہیں جانتا کہ انکے دل سچی خوشی اور حقیقی راحت کے لیئے اندر ہی اندر تڑپ رہے ہیں پس تُو اپنے فضل سے انکو بھی حصہ دے اور جس طرح قرآن کریم کے نزول کے وقت اسکی صداقت کو تُو نے چار اطراف عالم میں پھیلایا تھا اب بھی کہ مسیح موعودؑ کی بعثت ثانیہ سے تُو نے دنیا کو بابرکت کیا ہے نور اسلام کو دنیا میں پھیلا دے۔ اے ہمارے خدا دنیا کی تکلیف اور اس کا ظلمت میں ہاتھ پاؤں مارنا دل کو دُکھی اور خیال کو پراگندہ کر رہا ہے اپنے فضل کی بارش فرما تا ہر ایک جو سعادت رکھتا ہے تیری محبت بھری گود میں آجائے یہ صداقت سے دُوری اور سچائی سے نفرت کب تک رہیگی تُو سچے وعدوں والا ہے تیرا مسیحؑ بے شک اسی مدعا کے پورا کرنیکے لیئے آیا تھا لیکن دل تڑپتا ہے کہ ہم بھی اپنی آنکھوں سے وہ دن دیکھ لیں کہ تیرے فضل کے ماتحت تیرے رسول مسیح موعودؑ کے خادموں کے ہاتھ سے پھر ایک دفعہ دین اسلام کا بول بالا ہو اور لوگ اس سچے اسلام کو قبول کو کریں جو مسیح موعودؑ کے ذریعہ پھر دنیا میں زندہ کیا گیا ہے اور جسکے جسم پر سے وہ گرد وغبار جھاڑ دیا گیا ہے جو فیج اعوج

کے زمانہ میں مختلف قصوں اور روایتوں کی شکل میں اسپر چڑھ گیا تھا - اور ان ممالک کے لوگ بھی جہاں یہ آواز یا تو بلند ہی نہیں ہوئی یا ہوئی تو ہے مگر نہایت کمزوری سے - یک زبان ہو کر چلا اٹھیں کہ

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمداً رسول اللّٰہ

ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمد اسکے رسول ہیں اور ہماری آخری بات تو یہی ہے کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلیئے ہی ہیں ؛

عہد جدید اور مسیحی عقاید

قوت گویائی ایک جوہر خداداد ہے جو شخص اس سے محروم ہو وہ لاریب سخت معذور اور کمزور الخلقت ہے - کیونکہ ایک گونگا آدمی اپنا مطلب ہی صحیح طور سے ادا نہیں کرسکتا - پھر کیونکر وہ دوسروں کو پند و نصائح سے محظوظ کرسکتا ہے - یہی وجہ ہے - کہ خدائے تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین علیہم السلام بڑے بڑے فصیح و بلیغ ہوتے ہیں - انکی زبان میں ایک خاص شیرین پن اور اثر ہوتا ہے - اور وہ کتب جو انپر خدا کی طرف سے نازل ہوتی ہیں - فصاحت و بلاغت میں یکسانیت لیئے ہوئے ہوا کرتی ہیں - اور ہر صورت میں مکمل نازل ہوتی ہیں ؛

انبیاء علیہم السلام کے بعد وصال انکی کتب اور تعامل ہی انکے پیروکاران کے واسطے ایک ہدایت کا نمونہ اور راہ نما ہوتی ہیں - کیونکہ الہامی کتب کو جیسا ملہم سمجھ سکتا ہے - غیر ملہم نہیں سمجھ سکتا - یہی وجہ ہے - کہ وہ معانی و مطالب جو ایسی کتب کے خود ملہم کرتے ہیں - بطور اسناد قابل اتباع متصور ہوا کرتے ہیں - اور ہر ایک مذہب کا ہر کوئی پیروکار اپنے تمام عقاید کو اپنی الہامی کتاب اور ریفارمر کی جانب ہی منسوب کرتا ہے ؛

اس امر کی تحقیق کرنا - کہ اس دعویٰ میں کون کون مذاہب راستی پر ہیں - از حد ضروری ہے - کیونکہ اگر کسی مذہب کے عقاید اس کی مسلمہ الہامی کتاب اور ملہمین کے اقوال

کے خلاف و متضاد ہوں۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ مذہب اپنی کتاب اور ریفارمر سے کوسوں دور پڑا ہوا ہے۔ یا دوسرے الفاظ میں یوں کہو کہ اگر کوئی مذہب اپنے تمام عقاید میں خود اختراعی باتوں سے ہی کام لیتا ہے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ اسکی وہ کتب جنہیں وہ الہامی تسلیم کرتا ہے۔ مکمل نہیں۔ اور غیر مکمل کتاب کو جو خود اختراع انسانی کی محتاج ہو الہامی نہیں کہہ سکتے ؛

منجملہ دیگر مذاہب کے مسیحیت کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ کہ ہماری کتاب مکمل و مفصل ہے۔ اور وہ بلا شرکت غیرے اپنی تفسیر آپ کرتی اور محتاج الی الغیر نہیں ہے۔ اور ہمارے تمام عقائد کا منبع یہی کتاب ہے۔ لہٰذا ضروری ہوا۔ کہ ہم اس دعویٰ کو پرکھیں ؛

لیکن ہم ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیتے ہیں۔ کہ کل بائیبل کی نسبت تحقیق کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف عہد جدید کی نسبت اس قسم کی تحقیق کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اسی پر ہی تمام مسیحیت کا دارومدار ہے۔ پس اگر یہ ثابت ہو گیا کہ موجودہ مسیحی عقائد کی نسبت عہد جدید بالکل کچھ نہیں کہتا۔ تو ثابت ہو گا۔ کہ وہ ایک غیر مکمل کتاب ہے۔ جو اپنے ماننے والوں کی تفسیر کی محتاج ہے۔ اور پھر جس صورت میں کہ انکے وہ اختراعات جو اپنے عقائد نامہ کے ساخت کرنے کے واسطے مخترع کرنا پڑے۔ تعالیم یسوع اور اسکے حوارین سے بھی کوئی تعلق یا نسبت نہیں رکھتے تو لامحالہ اس کتاب کا نقص ثابت ہوتا ہے ؛

یہ سوال کہ موجودہ صحائف انبیاء و توریت مکمل ہیں یا کہ نہیں؟ غیر ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ہم مسیحیت کے ان بڑے بڑے فرقہ جات کے صرف بڑے بڑے اصولات کو ہی مدنظر رکھیں۔ جو تثلیث مقدس کے ماننے والے ہیں۔ تو بھی ہمیں کہنا پڑتا ہے۔ کہ عہد عتیق ان کے بیان کرنے سے قاصر ہے۔ مثلاً تالوث مقدس کا مسئلہ جو بقول پادری فنڈر صاحب توریت میں صرف اشارہ کے طور پر ذکر ہوا (مفتاح الاسرار صفحہ ۵۲) اور اگر برخلاف ان فرقہ جات کے توحیدی ناصری وغیرہ فرقہ جات کو مدنظر رکھیں۔ تو اس صورت میں ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ختنہ۔ طریق شادی۔ توریت والی دعا و نماز۔ مسئلہ طہارت وغیرہ جن کا توریت میں صریح اور مفصل حکم ہے۔ کیوں قابل عمل نہیں؟ پس بہر صورت نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ کہ اس وقت کے تمام

مسیحی فرقہ جات کا دارومدار صرف عہد جدید پر ہی ہے۔ لہٰذا ہم عہد جدید کو ہی مد نظر رکھکر تمام معروف عیسائی فرقہ جات کے کل عقائد کا منبع دریافت کرتے ہیں۔ اگر عہد جدید انکا منبع ثابت ہوگیا۔ تو واقعی مسیحی لوگ اسپر عمل کریں۔ اور اگر عہد جدید اس کا منبع نہ ثابت ہوا۔ تو انپر عمل کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ مسیح کہتا ہے۔ "تم کتاب مقدس میں ڈھونڈتے ہو ❁۔ کیونکہ سمجھتے ہو۔ کہ اس میں ہمیشہ کی زندگی تمھیں ملتی ہے۔ یوحنا ۵/۳۹ ۔ اور پولوس کا قول ہے۔ کہ ہم ان باتوں کو جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں جانیں۔ اور ہم ان باتوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے۔ جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہیں۔ بلکہ ان الفاظ میں جو روح نے ہم کو سکھائے ہیں۔ اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں (یہ اخیر جملہ بھی غلط ہے۔ اصل ترجمہ یہ ہے۔ روحانی باتوں کو روحانی باتوں سے ملا ملا کر بیان کرتے ہیں۔ اور لفظی ترجمہ۔ ذریعہ سے۔ ناظرین! ساتھ ساتھ فن تحریف کا نمونہ بھی دیکھتے جائیں) کرنتھیوں ۱ ۲/۱۲ و ۱۳

پس انسانی الفاظ سے کوئی عقیدہ بناکر تسلیم کرلینا بالکل لغو حرکت ہوگا۔ اور ایسے عقاید باطل ہیں۔ ہند میں آجکل جو عیسائی فرقے تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اول چرچ آف انگلینڈ یا متبعین مارٹن لوتھر۔ یونائیٹڈ پریسبیٹرین چرچ اور اسکی شاخیں۔ میتھوڈسٹ مشن باقی توحیدی۔ مکتی فوج کے سپاہی وغیرہ چونکہ کم اور شاذ و نادر ہیں۔ اس لیئے ان کا ذکر اسجگہ ضروری نہیں خواہ اصل عقاید میں وہ بھی ان مذکورہ ثلاثہ فرقہ جات کے ہی پروردہ ہیں۔

❁ ڈھونڈھتے ہو۔ ترجمہ بالکل غلط۔ صرف ڈھونڈو۔ مقابلہ کرو اصل یونانی۔ یوحنا ۵/۳۹۔ اور صحیح ترجمہ اصل یونانی کا یہ ہے صحف ربانی میں کھوج کرو۔ کیونکہ تم سمجھتے ہو۔ کہ ان میں تمھارے لیئے حیات ابدی ہے۔ مگر اہل تثلیث تحریف سے یہ ترجمہ نہیں لکھتے۔ اور اس کا ایک خاص راز ہے۔ یعنی اس صحیح ترجمہ سے وہ دلیل نہیں ملتی۔ جو غلط ترجمہ میں ملتی ہے۔ اور یہ تحریف اہل تثلیث کی نئی نہیں۔ مدت سے ہے۔ جس طرح یسعیاہ ۹/۶ میں لفظ ایل کا ترجمہ خدا لکھتے۔ مگر جب یہ لفظ بنوکدنصر کے واسطے حزقی ایل ۳۱/۱۱ و ۳۲/۳۱ میں آیا۔ تو جھٹ ترجمہ زبردست زور آور کردیا گیا۔ اور نہ خیال کیا۔ کہ یسوع کا ظاہری جسم تو بنوکدنصر ہی سا تھا۔ وہ بھی انسان تھا اور وہ بھی انسان تھا۔ الوہیت تو تجسم نہیں رکھتی۔ منہ

اوّل فرقہ یعنی چرچ آف انگلینڈ۔ کلیسیا کے لوگوں نے اپنے واسطے ایک کتاب المسمی بہ دعائے عام تیار کی ہوئی ہے۔ جس میں تمام وہ باتیں درج ہیں۔ جن پر ہر ایک چرچ آف انگلینڈ کے ممبر کو عامل ہونا پڑتا ہے۔

امریکن مشن والے لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں کتاب دعائے عام وغیرہ تصنیف کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ مسیح کہتا ہے۔ "اور تم میرے سبب حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔ تاکہ ان کے اور غیر قوموں کے لئے گواہی ہو۔ لیکن جب وہ تمھیں پکڑوائیں۔ تو فکر نہ کرنا۔ کہ ہم کس طرح کہیں۔ یا کیا کہیں۔ کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا۔ اس گھڑی تمہیں سکھایا جائیگا۔ کیونکہ بولنے والے تم نہیں۔ بلکہ تمھارے باپ کی روح ہے۔ جو تم میں بولتی ہے" متی ۱۰/۱۸ و ۲۰ و لوقا ۱۲/۱۲۔ لہذا کتاب کی ضرورت نہیں۔ سب کچھ روح سکھائے گی۔

اس مسئلہ کے بارے میں متھوڈسٹ والے چرچ آف انگلینڈ سے متفق اور امریکن والوں کے خلاف ہیں۔ لیکن اسجگہ ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ عہد جدید اور واقعات تاریخ کلیسیا ان ہر ثلاثہ فرقوں کے عقائد کے بارے میں خاموش ہیں۔ کیونکہ کتاب دعائے عام کے مندرجہ تمام عقائد کو نہ صرف عہد جدید سے کچھ سہارا ہی نہیں ملتا۔ بلکہ عہد جدید اس بارہ میں بالکل خاموش ہے۔ (جیسا ابھی ثابت کیا جائے گا)

وہ تمام کل عقائد جو کتاب دعائے عام متعلقہ کلیسیائے انگلستان میں مندرج ہیں۔ کلیسیا کے لوگوں کے خیالات ہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ مطابق متی ۱۰/۱۸ کے بولنے والی باپ کی روح تھی جس نے سکھائے۔ تو اسپر اول یہ اعتراض پڑتا ہے۔ کہ کیا آجکل باپ کی روح نہیں بولتی۔ اور اگر کہا جائے۔ کہ بولتی ہے۔ تو پھر اس کا ثبوت عہد جدید کی رو سے یہ دینا پڑیگا کہ مسیح نے کہا ہے "ایمان لانیوالوں کے درمیان یہ معجزے ہونگے۔ وہ میرے نام سے بدروحوں کو نکالیں گے۔ نئی

∴ آج کل مسیحی لوگ دق آکر ان تمام علامات کی یہ تفسیر کرکے پیچھا چھڑاتے ہیں۔ سانپ سے مراد بد آدمی لوقا ۳ بدروح سے مراد۔ نفس رذیلہ۔ بیمار دل سے مراد روحانی مریض۔ اور پھر کہتے ہیں۔ کہ یہ سب باتیں ہم عیسائی لوگ دکھا رہے ہیں۔ لیکن اگر اس تاویل کو صحیح مان لیا جاوے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ یسوع مسیح کے تمام معجزات کی مناسب علم و عقل تاویل نہ کیجائے۔ مثلاً اسکے مردہ زندہ کرنے سے مراد۔ روحانی مردہ زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ تو ہم بھی تسلیم کرلیتے ہیں کہ تمھاری تاویل درست ہے۔ اور مسیح کے معجزات کی تاویل صرف اس وجہ سے کہ اس کے معجزات پر پانی پھر جائیگا۔ نہ کرنا جائے افسوس ہے۔ منہ

نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اُٹھائیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پیئیں گے۔ تو انہیں کچھ ضرر نہ پُہنچیگا۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے۔ تو اچھے ہو جائینگے" مرقس ۱۶/۱۷ اور دوسری جگہ لکھا ہے۔ "مَیں تم سے سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو مَیں کرتا ہوں۔ وہ بھی کریگا۔ بلکہ ان سے بھی بڑے بڑے کام کریگا" یوحنا ۱۴/۱۱ پس کیا کوئی ایسا ایماندار مسیحی موجود ہے۔ جسپر یقین کر لیا جاوے۔ کہ باپ کی روح اسمیں بولتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل بات یہی ہے۔ کہ سنہ ۱۰۰ء تک مسیحی الہام رہا۔ بعدہٗ دروازہ بند ہوگیا۔ تواریخ کلیسیا صفحہ ۱۶ باب نمبر ۳ پھر کیونکر وہ عقاید جو سنہ ۱۰۰ء سے صدیوں کے بعد بنائے گئے۔ قابل اتباع ہیں۔ جبکہ انکے بنانے والے مُلہم ہونے کے مدعی بھی نہ تھے۔ اور نہ وہ ثبوت پیش کرسکے۔

امریکین مشن والوں کا یہ کہنا۔ کہ کتاب کی ضرورت نہیں۔ روح القدس خود سمجھا دیتا ہے۔ جیسا کہ متی ۱۸/۱ سے یہ لوگ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ایک بے ڈھنگی بات ہے۔ کیونکہ جس صورت میں مسیح نے کہا۔ کہ دعا مانگنے کا طریق یہ ہے۔ کہ "اپنی کوٹھڑی میں جاکر دروازہ بند کر کے یہ دعا مانگو۔ اے ہمارے باپ۔ تُو جو آسمان پر۔ (الخ)" متی ۶ ۵ تا ۱۴ اور آیت نمبر ۷ میں کہدیا۔ کہ "دعا مانگتے وقت غیر لوگوں کی طرح بک بک نہ کرو۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب ہماری سُنی جائیگی" اور پھر دعائے ربانی سکھلا کر دیگر لفاظی سے منع کر دیا۔ پھر کیوں یہ امریکین مشن والے صرف دعائے ربانی پر اکتفا نہیں کرتے۔ کیوں اپنی مُنہ بولی اور انسانی حکمت کی لفاظی کی لمبی لمبی دعائیں مانگتے ہیں کیا ان لوگوں کا آسمانی باپ انکے مانگنے سے پہلے نہیں جانتا۔ کہ یہ کن چیزوں کے محتاج ہیں آیت نمبر ۸۔

اور دوسرا اعتراض یہ ہوسکتا ہے۔ کہ جس صورت میں بائیبل کا پڑھنا پڑھانا باعث ثواب و نیکی اور تقویٰ کے خیال کرتے ہیں۔ پھر کیوں بائیبل کو جسکے معنے ہی کتابکے ہیں۔ مرتب کر کے شائع کرتے ہیں اور پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ کیا اس جگہ باپ کی روح نہیں بولتی۔ اگر بولتی ہے تو اس معیار کی رو سے جو مرقس ۱۶/۱۷ اور یوحنا ۱۴/۱۱ میں درج ہے۔ ثبوت پیش کریں۔

یہاں تک تو مذکورہ بالا امورات کی تشریح ہوئی۔ اب ناظرین اصلی عقائد کی نسبت غور کریں اُن اوّل نو مرید یعنی متلاشی لوگوں کا اصطباغ۔ چرچ آف انگلینڈ اور امریکین چرچ ہر ایک اسکو

آدمی کو جو غیر اقوام میں کا ہو۔ اسکو کم از کم تین ماہ تک کچھ سکھاتے ہیں۔ اور پھر اسکے بعد بپتسمہ دیتے ہیں۔ یہ عہد جدید کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ کتاب اعمال الرسل ۲/۳۷ تا ۴۱ سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تین ہزار آدمیوں نے معمولی ایک دو گھنٹہ پطرس کا وعظ سنا۔ اور پھر پطرس نے اُسی دن ان سب کو اصطباغ دیدیا آیت نمبر ۴۱۔

حقیقت اصطباغ۔ یہ امر اناجیل کے متعدد مقامات سے ظاہر ہے۔ کہ "یسوع نے یوحنا اصطباغی سے بپتسمہ حاصل کیا تھا۔ جس کا طریق یہی تھا۔ کہ اول گناہوں کا اقرار۔ دوئم یردن ندی میں غوطہ لگانا۔ سوئم یہودی طریق کے موافق دعا مانگنا۔ اور بس دیکھو مرقس ۱/۴ تا ۱۶ اسکے بعد کا وہ زمانہ جب پولوس کا بپتسمہ اعمال ۹/۱۸ اور کرنیلیس صوبیدار اور اسکے ہمراہیوں کا بپتسمہ ہوا تھا اعمال ۱۰/۴۸ شروع ہوتا ہے۔ لیکن نہیں لکھا۔ کہ آجکل کے زمانہ کے مطابق بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہودی شریعت کی طرح ہی ان سب کا بپتسمہ ہوا۔ کیونکہ پولوس جب مسیحی ہو چکا ہوا تھا۔ تو بھی وہ یہودیوں کی طرح یعقوب (جو آخر کار خلیفہ* دوم ہوا) کے کہنے کے مطابق ہیکل میں گیا۔ منت مانی۔ نذر چڑھائی۔ اور اپنے کو پاک کیا۔ اور حسب الحکم یعقوب حواری شریعت پر عامل ہوا دیکھو اعمال ۲۱/۱۷ تا ۲۶ پس کیونکر پولوس رسول موسوی شریعت کے برخلاف رسوم کی پابندی کر کے اور نیز یسوع سے متضاد طریقوں کو مد نظر رکھکر بپتسمہ حاصل کر سکتا تھا۔ پس یہی ثابت ہوا۔ کہ جس طرح مسیح نے بپتسمہ حاصل کیا تھا۔ اسی طریقہ کے ماتحت پولوس وغیرہ کا بپتسمہ ہوا تھا۔ لیکن آجکل گرجا گھروں میں مندرجہ ذیل طریق سے بپتسمہ دیا جاتا ہے۔ اول بچوں کا بپتسمہ۔ دوم بالغوں کا بپتسمہ۔

بچوں کا بپتسمہ۔ ان نابالغوں کے بپتسمہ کا اقرار انکے ضامن یعنی دھرم ماں باپ کرتے ہیں۔ پانچ سوال قسیس پوچھتا ہے۔ اور پھر وہ بات جو متی ۶/۷ و ۸ میں درج ہے۔

---

* یعقوب حواری کی خلافت کیلئے دیکھو۔ انسائیکلوپیڈیا طبع نہم مضمون درباره ناصری فرقہ و سوانح عمری مقدس پولوس مصنفہ ڈاکٹر فادر صاحب جلد اول ضمیمہ ۱۸ صفحہ ۶۷۶ پھر بعد یعقوب کے یوحنا خلیفہ ہوا۔ دیکھو ڈکشنری آف سیکٹس مصنفہ ڈاکٹر ہنری بلنٹ مضمون ناصری فرقہ۔ منہ

فراموش کرکے اور انسانی حکمت کے الفاظ کو کام فرماکے لمبی لمبی خود ساختہ دعائیں جن کی کل تعداد گیارہ ہے۔ قبیس مانگتا ہے۔ جن میں سے دعا نمبر ۳ کا آخری حصہ مرقس ۱۰/۱۳ تا ۱۶ یعنی کل تین آیات اور دعائے ربانی متی ۶/۹ تا ۱۳ کل چار آیات دعائے نمبر ۸ میں پڑھی جاتی ہیں۔ باقی کل سارا دفتر جو علیحدہ ایک رسالہ کی صورت میں شائع ہوسکتا ہے۔ اپنا خود ساختہ اور انسانی حکمت کے الفاظ سے جن کے استعمال کرنے سے پولوس منع کرتا۔ کرنتھیون ۱/۱ ۲/۱۲ و ۱۳ اور مسیح ایسی دعاؤں کو صاف بک بک کرنا کہتا ہے۔ متی ۶/۷ و ۸ مانگتے ہیں۔

عیسائی دوستو! خیال کرو۔ کہ اس تعلیم کا منبع انجیل نہیں۔ اور نہ ہی اسے اس کتاب سے کچھ سہارا مل سکتا ہے۔ پھر یا تو کل عقاید ترک کرو۔ اور انکی اصلاح کرکے نئے نکالو۔ لیکن اس صورت میں یسوع کی الوہیت تو بالائے طاق نبوت بھی ثابت نہیں ہوسکے گی۔ پس بہتر یہی ہے کہ اس غیر مکمل کتاب سے ہی ہاتھ اٹھالو۔

عہد جدید کی رو سے نہیں کہا جاسکتا۔ کہ بچوں کے بپتسمہ کی نسبت کیا حکم ہے۔ اس پر کلیسیا میں دوسری صدی سے بحثیں شروع ہیں۔ جن کا نتیجہ ہمیشہ آیا دھاپی رہا۔ چنانچہ تواریخ میں لکھا ہے۔ کہ عموماً مسیحی بچوں کو بپتسمہ دیا جاتا تھا۔ لیکن کل مسیحی خاندانوں میں یہ دستور نہ تھا۔ بعض خیال کرتے تھے۔ کہ وہ گناہ جو بپتسمہ کے بعد کیئے جاویں۔ معاف نہیں ہوسکیں گے اور اس لئے وہ بچوں کو بپتسمہ دینے کے خلاف ہوئے کلیسیا کی تواریخ مصنفہ ریورنڈ جی ڈی ڈی مترجمہ ریورنڈ ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی۔

پس آجتک کوئی کلیسیا دعوٰی سے نہیں کہہ سکتی۔ کہ عہد جدید کی رو سے بچوں کا بپتسمہ جائز یا ضروری ہے اور اس بارے میں کلیسیائیں جو مرقس ۱۰/۱۳ تا ۱۶ بطور شہادت پیش کرتی ہیں۔ ایک مہمل بات ہے۔ کہاں لکھا ہے۔ کہ یسوع نے ان چھوٹے بچوں کو بپتسمہ دیا۔ بلکہ وہ تو صاف الفاظ ہیں۔ پھر اس نے انہیں (بچوں کو) گود میں لیا۔ اور انپر ہاتھ رکھ کے انہیں برکت دی ۱۶/۱۰ پس برکت دینے کے معنے بپتسمہ دینا بالکل نہیں کیئے جاسکتے۔ کیونکہ ہاتھ رکھنا صرف پیار کی علامت ہے۔ کیا بموجب مکاشفہ ۱/۱۷ کے جب یوحنا مکاشفہ والے پر اس شخص نے جو اول و آخر اور مر بھی گیا تھا اور پھر زندہ ہوگیا تھا۔ جب ہاتھ رکھا تھا۔ تو کیا دوبارہ

بپتسمہ دیا تھا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یوحنا چونکہ کشف میں سخت مخوف و محزون اور مغموم تھا۔ اسلئے ہاتھ رکھکر اس کا خوف و حزن دُور کیا۔ پس مذکورہ مقام مرقس کو نابالغوں کے بپتسمہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور وہ لوگ جو اس رسم کے مخالف تھے۔ حق پر تھے۔

عیسائی عزیز دوستو! خیال کرو۔ عہد جدید کس طرح مکمل اور الہامی کتب کا مجموعہ ہے۔

دوئم بالغوں کا بپتسمہ۔ آجکل بالغوں کے بپتسمہ کا طریق ذیل درج کیا جاتا ہے۔

کُل دعائیں جو فیسٹس مانگتا ہے۔ گیارہ ۱۱ ہیں۔ سوال و جواب پانچ ۵۔ اخیر ضمیمہ یا نصیحت یاددہانی انجیلی دعائیں۔ اول دعائے ۳ کا آخری حصہ انجیل یوحنا ۱ تا ۸ کل ۸ آیات۔ اور دعائے ربانی چار ۴ آیات میزان کل بارہ ۱۲ آیات۔ باقی خود ساختہ دعائیں جو انسانی

Digitized by Khilafat Library

حکمت کے الفاظ سے آلودہ ہوتی ہیں۔

لیکن اسجگہ یہ سوال ہے۔ کہ اگر یہ طریق بپتسمہ دینے کا درست ہے۔ تو عہد جدید اس بارہ میں کیوں چُپ ہے۔ کیا خاموشی نیم رضا سمجھی جاتی ہے۔ دوستو۔ یا تو اسکی تکمیل کرو۔ یا غیر مکمل کو چھوڑ دو۔ دوئم یہ طریق بہت بعد کا ہے۔ کیوں وہ طریق جو مسیح سے تقریباً دُو صد سال بعد رائج ہوا۔ قابل عمل نہیں سمجھا جاتا۔ جس صورت میں کہ اس سے قدیمی ہے۔ اگرچہ مسیح سے دُو صدیاں بعد کا مروّجہ ہے۔ اور اس کا طریق یہ ہے۔ ا۔ نو مرید کو بڑے بھید میں شریک کرنے کے لیئے بدروح نکالنے کا عمل۔ ب۔ صلح کا بوسہ دینا۔ ج۔ دودھ اور شہد ملا کے پلانا۔ د۔ سر پر تیل ملنا۔ دیکھو کلیسیا کی تواریخ مذکور صفحہ ۷۰۔

سوئیم دھرم ماں باپ۔ اس رسم کو بھی عہد جدید سے کوئی سہارا نہیں۔ ورنہ بتاؤ۔ کل رسولوں۔ پولوس۔ کرنیلس صوبیدار۔ ستفنس شہید وغیرہ کا کون کون دھرم ماں باپ بنا تھا۔ پس وہ عقیدہ طرطولین جسے آجکل بدعت کہا جاتا ہے۔ بالکل صحیح اور درست قابل عمل ہے۔ اور وہ کتب خیالی جن کی نسبت بھولے بھالے عیسائی دوستوں کا خیال ہے۔ کہ ان میں حال کی رسومات کا مفصل ذکر ہے۔ ایک گھڑھا خیال ہے۔ کیونکہ اول تو وہ کتب بھی بہت بعد کی ہیں۔ دوئیم وہ کتب یعنی اول سوال و جواب۔ مصنف Manushas Hilkos جو ایک رومی قانونگو تھا یعنی جس کا اصل نام

آکلیوبیس ہے۔ یا کوپری ان کی تصنیفات جو ۲۶۴ء کے بعد کی ہیں۔ لیکن یہ اپاکریفا عنقا کی طرح بے نام و نشان ہے۔ جس کی شکل آجتک کسی نے نہ دیکھی۔ یہاں تک تو بپتسمہ ختم ہوا۔ اب نماز کی نسبت غور کیجیے۔

اوّل مسیح کا طریق دعا۔ وہی ہے۔ جس کا ذکر متی ۶/۹ میں درج ہے۔ اور دوسرا طریق وہ ہے۔ جس کا ذکر متی ۲۶/۳۶ تا ۴۴ میں درج ہے۔ اور اسی مؤخر الذکر مقام سے مسیحی پادری اپنی خود ساختہ لمبی لمبی دعائیں جائز ٹھہرانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ لیکن اسجگہ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر مسیح نے دعائے ربانی کے خلاف۔ یہ دعا کہ اے باپ اگر ہو سکے۔ تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جاوے۔ خدا سے مانگی۔ تو اس نے خود اپنے پہلے قول کے خلاف کیا۔ جہاں وہ کہتا ہے۔ کہ دعا مانگتے وقت غیر قوموں کی طرح بے فائدہ باتیں نہ کرو۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہمارے بہت بولنے کے سبب ہماری سنی جائے گی۔ پس انکی مانند نہ ہو۔ کیونکہ تمھارا باپ تمھارے مانگنے سے پہلے ہی جانتا ہے۔ کہ تم کن کن چیزوں کے محتاج ہو۔ متی ۶/۷ و ۸ -

پس جس صورت میں خدا باپ یہ جان سکتا تھا۔ کہ مسیح کو کیا ضرورت ہے۔ اور کس چیز کی حاجت ہے تو پھر کیوں اس نے یہ دعا کی۔ اور اسپر طرّہ یہ کہ یوحنا ۱۷/۱ تا آخر میں اور بھی دعائیں کی گئیں اور متضاد تعلیم کی بنیاد رکھی گئی۔

اس کے بعد رسولوں کا دعا مانگنا وغیرہ اعمال ۱/۱۴ میں درج ہے۔ مگر تفصیل ندارد۔ لیکن آجکل کا طریق یہ ہے۔

اول صحف ربانی۔ حزقی ۱۸/۲۷ زبور ۵۱/۳ و ۹ یوایل ۲/۱۳ دانیال ۹/۹ و ۱۰ یرمیاہ ۱۰/۲۴ متوازی زبور ۶/۱ متی ۳/۲ لوقا ۱۵/۱۸ تا ۱۹ زبور ۱۴۳/۲ ۱/۱ یوحنا ۱/۸ و ۹۔ ترتیب اس طرح کہ پہلے قسیس پھر اگلا مقام مقتدی اسکے بعد لمبی دعا کھڑے کھڑے قسیس پڑھتا ہے۔ پھر گھٹنے ٹیک مندرجہ ذیل دعائیں کی جاتی ہیں۔

ا۔ انوار عمیم اور کلمہ مغفرت۔ دعائے ربانی۔ اور لب کشائی وغیرہ۔ ب۔ زبور ۹۵/۱ تا آخر ج۔ حمد اللہ د۔ لوقا کی انجیل ۱/۶۸ تا ۷۹ اور زبور ۱۰۰/۱ تا ۴ ر۔ رسولی عقیدہ۔ جو ۳۲۵ء و ۳۸۱ء کی کوششوں کا ساختہ ہے۔ س۔ صلح کی دعا۔ فضل کی دعا۔ ط۔ جناب ملکہ معظمہ یا بادشاہ وقت کے لیئے بادشاہی خاندان کے لیئے۔ خادمان دین اور جماعتوں کے لیئے۔ ع۔ مقدس خرو سستیم کی دعا۔ اور آخر پر ۲ کرنتھی ۱۳/۱۴ -

یہ تو صبح کی نماز کی صرف سرخیاں ہیں۔ اصل مضمون بارہ ۱۲ صفحے کا ہے۔ جو ایک رسالہ ہی سمجھو۔ لیکن اس تمام ترتیب کا سرچشمہ عہد جدید یا عتیق نہیں۔ بلکہ کلیسیا کے لوگوں نے جیسا چاہا۔ اسکو ڈھانچ دیا۔ پس اے مسیحی دوستو۔ کیا کسی عقیدہ کو جو صرف کلیسیا کے لوگوں کی اختراع ہو تقلیداً ماننا درست ہے۔ پولوس کے قول کو یاد کرو۔ سب باتوں کو پرکھو۔ بہتر کو اختیار کرو۔ ۱ تھسلو $\frac{5}{21}$ کیا تم لوگ بریا کے لوگوں والی روح نہیں رکھتے۔ جو کتاب مقدس میں تحقیق کیا کرتے تھے۔ اعمال $\frac{17}{11}$

آج کل گرجاؤں میں زبور کثرت سے گائی جاتی ہے۔ لیکن کیا یہ مسیح کی سُنّت ہے ہرگز نہیں۔ اور اگرچہ مسیح گیت ضرور گایا کرتا تھا۔ متی $\frac{26}{30}$ لیکن یہ نہیں۔ کہ زبور گایا کرتا تھا۔ بلکہ صرف گیت گایا کرتا تھا۔ اور وہ بھی جبکہ اداس ہُوا کرتا تھا۔ اور اب یہ امر ظاہر ہے۔ کہ گیت اور زبور میں فرق ہے۔

پس ہم بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ موجودہ دعائے صبح وشام کا طریق بائیبل سے نہیں نکلا اور عہد جدید خصوصاً اس بارے میں بالکل چُپ ہے۔ اور اپنی تکمیل کا ثبوت نہیں دیتا۔ مسیحی لوگوں کا یہ کہنا کہ عہد عتیق کی کتب کا دعا میں پڑھنا لوقا $\frac{4}{16 \text{ تا } 20}$ سے ثابت ہے۔ بالکل ایک دعویٰ بے دلیل ہے۔ درآنحالیکہ اگر اس طریق کو لیا جائے۔ تو پھر ہر دعا میں صرف یسعیاہ $\frac{61}{1 \text{ و } 2}$ ہی پڑھنا چاہئیے کیونکہ موجودہ اوراد کی سالانہ ترتیب مسیح یا اسکے حواریین کی مرتب کردہ نہیں۔ دوئم یہ طریق اہل یہود کا تھا۔ پھر کیا یہودی طریق کو بڑھا گھٹا کر مسیحیت بنتی ہے۔ اور پھر یہودیوں کے دوسرے احکام شریعت کیوں قابل اتباع نہیں سمجھے جاتے۔ کیا یہودی نماز کے وقت طہارت نہیں کرتے۔ یا کیا یہودی نماز پڑھتے وقت باہر آیا جایا کرتے ہیں۔ اور عیسائیوں کے ہاں تو اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ سبت کے دن چونکہ نماز بہت لمبی ہوتی ہے۔ لوگ اُکتا کر کبھی پیشاب اور کبھی پیاس کے بہانے گرجا کے باہر ٹہلتے پھرتے ہیں۔ اور سیگار پیتے رہتے ہیں۔ اور کوئی بھی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور کہے بھی کیونکر۔ درآنحالیکہ نماز میں سے اُٹھکر پیشاب یا پاخانہ کرنا یا تمباکو نوشی کرنا عہد جدید کی رو سے نہ ممنوع اور نہ غیر ممنوع ہے۔ بلکہ عہد جدید تو .. .. اس بارے میں بالکل چپ ہے۔

دیگر عقائد مسیحی نماز کا اہم حصہ مقدس اتانا سیوس کے عقائد نامہ پر بدل ایمان لانا ہے۔ جو خاص خاص میعادی ایام میں پڑھا جاتا ہے۔ لیکن کیا کوئی ایسا دیسی پادری یا دلائتی ڈیکن

یا بشپ ہے۔ جو یہ کہہ سکتا ہو۔ کہ مسیح اور اسکے حواریین بھی یہی عقائد نامہ پڑھا کرتے تھے۔ پھر یہ عقیدہ جو پانچویں صدی میں بزبان لاطینی رائج ہوُا۔ کس کام کا ہے۔ پھر کیوں عبادت میں پڑھتے ہو۔ مسیح کے رسول اور انکے متبعین مسیح سے تقریباً تین صد سال بعد تک یونہی عبادت کرتے رہے۔ کیونکہ اسوقت تو اس کا نام و نشان بھی نہ تھا ... ... ۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مسیحی لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔ اور نہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

رسم استحکام۔ یہ وہ رسم ہے۔ جو بپتسمہ یافتہ لوگوں کے سر پر بشپ ہاتھ رکھکر ادا کرتا ہے۔ یہ رسم بھی لمبی لمبی دعاؤں کے ذریعہ جو خود ساختہ ہیں۔ ادا کی جاتی ہے۔ جنہیں اس جگہ لکھنا غیر ضروری ہوگا۔ لیکن ناظرین کی دلچسپی کے واسطے اتنا لکھتے ہیں۔ کہ مراد اس سے یہ ہوتی ہے کہ جب تک یہ رسم ادا نہ ہوجائے۔ بپتسمہ یافتہ پر روح القدس نازل نہیں ہوتی۔ بہت سے پہلی اور بعد والی دعاؤں کے درمیان بشپ استحکام کے خواہندہ کے سر پر ہاتھ رکھکر یہ کلمات کہتا ہے۔ جو خود ساختہ ہیں۔

اے خداوند*۔ اپنے آسمانی فضل سے اپنے اس لڑکے یا لڑکی (بندے یا بندی) کو پناہ میں رکھ

---

* اس جگہ خداوند سے مراد یسوع مسیح ہے۔ جو خود ہمیشہ۔ اوت آس اون پرانسخ خست تھو۔ او مائیس پاتر والی دعا مانگتا تھا۔ لفظ خداوند۔ بمعنی صاحب۔ عبرانی شاگرد اُستاد کو ربی یا ربانی کہتے تھے اور یونانی کیوری آس (ΚΥΡΙΟΣ) بمعنی خداوند۔ آقا۔ مجرد اس لفظ کو اُلوہیت سے کوئی تعلق نہیں۔ انجیل میں یہ لفظ عام ہے۔ ہر خادم اپنے آقا کو اور ہر شاگرد اپنے اُستاد کو کہہ سکتا ہے۔ دیکھو متی ۱۸/۲۰ و اعمال ۲۵/۲۶ و مکاشفہ ۱۴/۷۔ لیکن کیا یہ حیرت کا مقام نہیں۔ عیسائی اپنے اس خداوند سے حاجات پورا کراتے اور دعائیں مانگتے ہیں۔ کیا یہ لوگ بھول گئے۔ کہ گتسمنی والی دعا سُننے والا تھے آس (ΘΕΟΣ) خود یسوع کا بھی قاضیٔ حاجات ہے۔ پھر یہ بات بھی فیصلہ طلب ہے۔ کہ روح القدس مسیح کا ہے۔ یا باپ کا۔ کیونکہ مسیح تو کہتا ہے۔ باپ کی روح متی ۱۰/۲۰ و ۱۲/۲۸ خدا کی روح ۱۱/۲ و ۳/۱۶ وغیرہ۔ پس روح القدس مسیح کا کس طرح ہوُا۔ بلکہ بموجب مشرقی کلیسیا والے لوگوں کے وہ محض باپ کا ہے۔ یوں خواہ کوئی بیٹے کی طرف منسوب کرے۔ منہ

تاکہ وہ ہمیشہ تیرا ہی بنا رہے۔ اور روز بروز تیرے روح القدس کا فضل اس پر زیادہ ہوتا جائے۔ جب تک تیری ابدی سلطنت میں نہ پہنچے۔ آمین

عیسائی کہتے ہیں۔ کہ جب تک بپتسمہ کے بعد یہ رسم استحکام ادا نہ کیجائے۔ روح القدس کا انعام بالکل نہیں بخشا جا سکتا۔ اور ثبوت اس کا یہ ہے۔ کہ افسس کی کلیسیا کے لوگ روح القدس سے واقف بھی نہ تھے۔ بلکہ نام بھی نہ جانتے تھے۔ جب تک پولوس نے وہاں جا کر یہ رسم ادا کر کے انہیں روح القدس نہ دلوایا۔ اور ثبوت اس کا اعمال $\frac{19}{1 \text{ تا } 7}$ پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ کرنیلس صوبیدار کے گھر پر جب پطرس وعظ کر رہا تھا۔ تو جو اس کی سن رہے تھے۔ ان سب پر روح القدس نازل ہو گیا۔ اور طرفہ یہ کہ ابھی تک کرنیلس اور اسکے ساتھیوں نے بپتسمہ بھی نہ حاصل کیا تھا۔ اعمال $\frac{10}{44 \text{ تا } 48}$

پس پھر کس طرح سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ بپتسمہ پانے کے بعد جب تک یہ رسم نہ ادا ہو جائے روح القدس نہیں ملتا۔ ہم نے تو ثابت کر دیا کہ بپتسمہ سے پہلے بھی مل سکتا ہے۔ اور ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ دو متضاد باتیں ایک کتاب پر چلنے والے اشخاص کو کس طرف چلانا چاہتی ہیں۔ فقط باقی دارد۔

عبد الخالق نومسلم

رپورٹ سالانہ انجمن ترقی اسلام

انجمن ترقی اسلام جیسا احباب کو معلوم ہے اس انجمن کا قیام خلافت ثانیہ کے ساتھ ہی وجود میں آیا ہے۔ اور حضرت فضل عمر کے اولوالعزمانہ کام کی یہ انجمن بھی ایک ثمرور شاخ ہے۔ اگرچہ اس انجمن کی عمر چھوٹی ہے مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس قلیل عرصہ میں اس کا کام بہت بابرکت ثابت ہوا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

انجمن ترقی اسلام کے کام انجمن کے مفصلہ ذیل کام ہیں جو بفضلہٖ تعالیٰ کامیابی سے

چل رہے ہیں۔

اوّل۔ واعظین کا انتظام۔

دوم۔ انگریزی اور اُردو کتابوں اور ٹریکٹوں کی اشاعت۔

سوم۔ مدرسہ مبلغین۔

چہارم۔ تبلیغ بذریعہ خط وکتابت۔

پنجم۔ احمدی جماعت میں تعلیم کی اشاعت۔

ششم۔ اصلاح اقوام جرائم پیشہ۔

کُل آمد و خرچ امسال مذکورہ بالا کاروبار پر کل خرچ -۱۴-۲۰۶۴۶ ہوا۔ بمقابل اس خرچ کے کل آمد سال رواں کی ۵-۰-۱۷۸۲۸ ہوئی۔

گویا آمد سے خرچ کی ۷-۱۳-۲۸۱۸ کی زیادتی رہی یا بالفاظ دیگر یہ انجمن ۷-۱۳-۲۸۱۸ کی مقروض ہے۔

اس مجمل کیفیت کے بعد میں کسی قدر اختصار کے ساتھ اُن تمام مدات کی نسبت جن کا میں اوپر ذکر کرچکا ہوں کچھ عرض کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ لوگ خوشی اور توجہ سے پڑھیں گے اور دعا کرینگے کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں آئندہ آنیوالے سال میں بیش از پیش ترقی بخشے اور برکت دے۔

واعظین کا انتظام ہمارے مبلغین میں ۱۵ اصحاب ایسے ہیں جن کو انجمن کی طرف سے باقاعدہ طور پر اس غرض کے لیئے مقرر کیا گیا ہے۔ اُنمیں سے ۱۲ تو ہندوستان کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ دو انگلستان میں اور ایک جزیرہ ماریشس میں ہے۔ علاوہ انکے اور بھی اکثر ایسے دوست ہیں جو گو انجمن کی طرف سے کوئی مالی امداد حاصل نہیں کرتے تاہم تبلیغ کے کام میں مبلغین کی طرح ساعی ہیں اور باقاعدہ اپنی رپورٹیں دربار خلافت میں پیش کرتے رہتے ہیں چنانچہ ایسے اصحاب میں سے مولوی ابو الہاشم خاں ایم اے۔ مولوی مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی۔ مسٹر احمد مالاباری۔ مسٹر محمد بی ڈبلیو لائی سیلون۔ مسٹر سی ایچ منڈارا سیلون۔ مسٹر نور و یا۔ ماریشس۔ ڈاکٹر فضلدین صاحب مشرقی افریقہ۔ بابو عبد الرحیم صاحب۔ اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب فرانس۔ اور حسن موسیٰ خاں صاحب آسٹریلیا۔ خصوصیت کے ساتھ

قابل ذکر ہیں۔ ماسوا ان بزرگوں کے اس سال سلسلہ احمدیہ کے دیگر علماء و لیکچرار حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کے ماتحت بکثرت مختلف تبلیغی سفروں پر بھیجے گئے۔ مثلاً حیدر آباد۔ جام پور۔ ڈیرہ غازی خاں۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ ملسیاں ضلع جالندھر۔ بنگہ۔ نواں شہر گڈھ شنکر۔ روپڑ۔ ماچھی واڑہ۔ میانی۔ بھیرہ۔ کاٹھ گڈھ۔ فیروز پور۔ ملوٹ۔ سنور۔ بنوڑ پٹیالہ۔ صوبجات متحدہ۔ اور بنگال کے مختلف مقامات وغیرہ وغیرہ میں تبلیغی تقریریں اور وعظ ہوئے جن کا خرچ اکثر صورتوں میں انجمن ترقی اسلام کے خزانہ نے ہی برداشت کیا۔

کتب و ٹریکٹ سال رواں میں اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے اور اُسی کی تائید سے ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ قرآن شریف کا انگریزی اور اردو میں ایک ایسا نادر ترجمہ مع تفسیری نوٹوں کے شائع کریں کہ جسکی نظیر آجتک دنیا میں موجود نہیں۔ فالحمد للہ ثم الحمد للہ۔

علاوہ ترجمۃ القرآن کے۔ انجمن ہذا نے قریباً ۱۲ عدد کتب و ٹریکٹ اردو اور انگریزی وغیرہ شائع کیئے ہیں اور وہ یہ ہیں حقیقۃ النبوۃ۔ تذکرۃ الذاکرین۔ برکات خلافت۔ پیغام مسیح۔ رسالہ زکوٰۃ۔ مولوی محمد علی صاحب کے عقائد۔ شرائط و ہدایات متعلق بیعت اردو و انگریزی۔ قادیان اور احمدی۔ انگریزی میں۔ مسئلہ الہام انگریزی میں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں انگریزی میں۔ فیتھ ٹو سرٹینٹی (انگریزی میں) ان کتب کے علاوہ کئی ایک اشتہار بھی سال رواں میں شائع ہوئے ہیں اور نیز ایک ٹریکٹ سندھی زبان میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

مدرسہ مبلغین تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں اور مبلغین کی قلت کو مدِ نظر رکھکر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی خلافت کے پہلے ہی سال میں اس مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ چنانچہ اس میں اسوقت دس مبلغ زیر تعلیم ہیں۔ اُنکے لیئے خاص مضامین پر جماعت کے چیدہ چیدہ افراد کے لیکچر کرائے جا چکے ہیں اس مدرسہ پر ۹۰ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے زیادہ تر مدرسہ احمدیہ کے علماء اس میں تعلیم دیتے ہیں۔ اس مدرسہ کے متعلق ایک الگ بورڈنگ ہوس ہے۔ جسمیں طلباء کی سہولت کو مدِ نظر رکھکر اور انکی دینی حالت کی نگہداشت کے لیئے عمدہ اور خاطر خواہ انتظام کیا گیا ہے۔ طلبائے مدرسہ

ہذا میں انجمن احمدیہ سیلون کی سفارش پر ایک نیا طالب علم داخل ہوا ہے جو سیلون کا رہنے والا ہے اور انجمن احمدیہ سیلون کی خواہش ہے کہ وہ واپس جاکر اپنے ملک میں تبلیغ سلسلہ کا کام کرے۔ اس مدرسہ کے کام کا اندازہ کرنے کے لئے صرف اسقدر بتادینا کافی ہے کہ طلبائے مدرسہ نے باہر جاکر جسقدر تقریریں کی ہیں اُنکو احباب نے پسند فرمایا ہے اور خصوصیت سے قابل ذکر امر یہ ہے کہ حافظ جمال احمد صاحب طالب علم جماعت مبلغین نے ملسیان میں ثناء اللہ جیسے چالاک دشمن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

تبلیغ بذریعہ خط وکتابت جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہمارے مبلغین کو اُنکی نیک کوششوں میں کامیاب کیا ہے۔ اسی طرح تبلیغ بذریعہ خط وکتابت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو رہی ہے۔ چنانچہ سال رواں میں ہندوستان کے مختلف علاقوں کے علاوہ امریکہ۔ نائیجیریا۔ سیلون۔ ہانگ کانگ۔ سنگاپور۔ ماریشس آسٹریلیا۔ نیوزیلنڈ۔ سیرالیون وغیرہ ممالک میں بذریعہ خطوط سلسلہ تبلیغ جاری رہا ہے۔ یہ وہ خطوط ہیں جو کہ دفتر ترقی اسلام سے بھیجے جاتے ہیں۔ انکے علاوہ انگلستان اور ماریشس کے مبلغ۔ آسٹریلیا۔ فرانس۔ کے احباب۔ نیز حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی خط وکتابت کے ذریعہ تبلیغ سلسلہ میں مصروف رہتے ہیں۔

احمدی جماعت میں تعلیم کی اشاعت آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے ۱۲۔ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء کی تقریر میں پرائمری مدارس کے اجراء کی تجویز بدیں غرض فرمائی تھی کہ جماعت میں علم دینی و دنیوی کی اشاعت ہو اور آیندہ آنیوالی نسل دولت علم سے محروم نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی اس خواہش کے پورا ہونے کے بھی آثار پیدا ہو گئے چنانچہ اس تجویز کے مطابق گذشتہ سال ہی پنجاب کے مختلف مقامات میں ۱۲ کے قریب پرائمری مدارس کھولدیئے گئے تھے اور امسال یہ تعداد ۳۰ تک پہنچ گئی ہے جنمیں ۳ لڑکیوں کے مدرسے ہیں۔ ان مدارس کی تعداد بلحاظ اضلاع کے حسب ذیل ہے۔

ضلع گورداسپور ۹ ۔ ضلع جالندھر ۲ ۔ ضلع ہوشیارپور ۳ ۔ ضلع گوجرانوالہ ۴

ضلع گجرات ۶ - ضلع لائل پور ۱ - ضلع سرگودہ ۱ - ضلع ملتان ۱ - ضلع جہلم ۲ ضلع لدھیانہ ۱ -

ان مدارس پر انجمن کو دو صد روپیہ ماہوار خرچ کرنا پڑتا ہے - ان مدارس کے معلم نہ صرف دنیوی تعلیم دیتے ہیں بلکہ وہ ایک مقامی مبلغ کا کام بھی دیتے ہیں -

اصلاح اقوام جرائم پیشہ حوالہ بالا کاموں کے علاوہ سب سے آخری مگر ضروری کام جرائم پیشہ اقوام کی اصلاح میں حصہ لینا تھا - چونکہ یہ کام گورنمنٹ عالیہ کی وساطت اور منظوری کے بعد ہونے والا تھا - لہذا اس غرض کے لیئے ایک درخواست گورنمنٹ پنجاب میں دی گئی تھی جسکی منظوری آچکی ہے - مگر چونکہ ابھی گورنمنٹ اس کام کے لیئے قواعد مرتب کر رہی ہے - لہذا بعد وصولی قواعد انشاءاللہ تعالیٰ اس کام کو بھی شروع کیا جائے گا -

نتائج اس تمام کاروبار اور اپنی ناچیز کوششوں کا ذکر کرنے کے بعد میں اللہ تعالیٰ کے اُن فضلوں اور برکتوں کا ذکر کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ نے سال رواں میں بارش کی طرح برسائی ہیں - چنانچہ اس کی چند مثالیں ذیل میں دیجاتی ہیں -

سیلون گذشتہ سالانہ جلسہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے اعلان کیا تھا کہ عنقریب ایک مبلغ سیلون اور ماریشس میں بھیجا جائیگا - اسکے مطابق شروع سال میں مولوی حافظ غلام محمد صاحب بی - اے کو براستہ سیلون ماریشس کی طرف روانہ کیا گیا - مولانا موصوف کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاص طور پر کامیاب کیا ہے - اس وقت سیلون میں انجمن احمدیہ باقاعدہ طور پر قائم ہے - اُس کے تیس ۳۰ ممبر ہیں - نمازیں الگ پڑھتے ہیں - گذشتہ عید کی نماز مسٹر ٹی کے لائی پریسیڈنٹ انجمن احمدیہ سیلو آئی لینڈ کولمبو کے گھر پر پڑھی گئی - ایک ممبر نے جلسوں کے لیئے علیحدہ مکان بنا دینے کا وعدہ کیا ہے - انجمن کے اجلاس کی رپورٹیں سیلون کے اخبارات میں چھپتی ہیں - لیکچر ہوتے ہیں - تمام تعلیم یافتہ حلقہ میں ایک ہلچل ہے - سعید طبیعتیں احمدیت کی طرف مائل ہیں - اخویم مسٹر ڈبلیو لائی اور مسٹر سی ایچ منتارا اطلاع دیتے ہیں کہ وہ

عنقریب انشاءاللہ تعالیٰ اپنا پریس کھولیں گے۔ ایک مدرسہ جاری کریں گے۔ "تامل زبان میں ٹریکٹ شائع کریں گے۔ یہ بہت مخلص اور جوشیلے لوگ ہیں۔ آئندہ سال سالانہ جلسہ پر آنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سیلون سے ایک شخص کو محض تعلیم دین کے لیئے قادیان بھیجا ہے" ہمارا نیا بھائی انگریزی زبان میں عمدہ مہارت رکھتا ہے اور معمولی آدمی نہیں بلکہ ایک متمول پنشن یافتہ پولیس انسپکٹر کا لڑکا ہے۔ احمدیان سیلون اپنے امام کے حکم کے مطابق گورنمنٹ برطانیہ سے تعلق وفاداری رکھتے ہیں اور اس کا وہ اپنی انجمن کے پہلے ہی اجلاس میں بدیں الفاظ اعلان کر چکے ہیں۔

"ہم اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت اور مسیح موعودؑ کی تعلیم کے مطابق اعلان کرتے ہیں کہ ہماری انجمن کو پولیٹکل معاملات سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم گورنمنٹ عالیہ کے وفادار اور مخلص ہیں۔"

ماریشس مولوی حافظ غلام محمدؐ صاحب سیلون میں جماعت قائم کرنے کے بعد ماریشس تشریف لے گئے اور جس کامیابی سے وہ وہاں کام کر رہے ہیں اُسکی رپورٹیں اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔ اسوقت مقام روزہل میں ۲۰ خاندان احمدی ہو چکے ہیں۔ اور مقام پورٹ لوئیس میں ۳۰ شخص سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ سکرٹری انجمن احمدیہ پورٹ لوئیس اخویم مسٹر اینِ نوریا تحریر فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب کا درس باقاعدہ جاری ہے۔ لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ سلسلہ ترقی کر رہا ہے۔ دشمن۔ دوست بن رہے ہیں۔ دیوبند سے ایک مولوی مخالفین نے منگوایا تھا مگر مولوی حافظ غلام محمدؐ صاحب بی۔ اے کے مقابل میں لوگوں پر اُس کی ناکامی کا اظہار ہو گیا ہے۔ ایک قابل ذکر امر یہ ہے کہ ہز ایکسلینسی گورنر ماریشس نے مولوی صاحب کو ہفتہ میں تین دن گورنمنٹ ہال میں جلسہ کرنیکی اجازت دیدی ہے۔ اور مولوی صاحب نے احمدی جماعت کی وفاداری متعلق گورنمنٹ پر ایک اشتہار انگریزی۔ فرانسیسی اور اُردو میں شائع کیا ہے۔

انگلستان مبلغ احمدیت چودھری فتح محمدؐ صاحب ایم۔ اے کی امداد کے لیئے حضرت خلیفۃ المسیح ؓ نے اس سال قاضی عبداللہ صاحب بی۔ اے۔ بی ٹی کو بھیجا کہ ناظرین پر ظاہر ہے

قادیان سے روانہ فرمایا۔ قاضی صاحب ۶۔ اکتوبر کو لندن پہنچ گئے اور چودھری صاحب کا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ چودھری صاحب نے انکی معیت سے فائدہ اُٹھا کر انگلینڈ کے مقررہ لیکچروں کے علاوہ سکاٹلینڈ کا بھی کامیاب دورہ کیا ہے۔ چاروں طرف سے آواز آرہی ہے کہ ہمیں احمد نبی اللہ کا حال سناؤ۔ اللہ تعالیٰ نے انگلستان میں آجتک جسقدر احمدی ہم کو دیئے ہیں وہ مخلص ہیں۔ اور خود بھی تبلیغ کا کام کرتے رہتے ہیں۔ ہمارے وہ یوروپین بھائی بہنیں جنہوں نے اپنی بیعت کی فارمیں خانہ پُری کرنے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں بھیجدی ہیں۔ حسب ذیل ہیں۔

۱۔ مسٹر سلویو بشیر کوریو ۔ ۲۔ مسٹر شلینغ سلمان ۔ ۳۔ مسٹر جے سٹروڈ۔ ۴۔ مس حمیدہ سٹروڈ۔
۵۔ ایک لیڈی جس کے نام کا اظہار اسوقت مناسب نہیں ۔ ۶۔ مسٹر چارلس ایف روشر
۷۔ مسز کیرولائین للی روشر۔

ہم اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ گذشتہ جلسہ پر ہم نے صرف اخویم مسٹر سلویو بشیر کوریو کی بیعت کا اعلان کیا تھا۔ لیکن امسال ہم چھ اور ایسے مخلص احمدی روحوں کا اعلان کرتے ہیں جو احمدؑ کو مسیح موعودؑ مانکر سلسلہ حقہ میں داخل ہوئی ہیں۔ اور یہ ہمارے نئے بھائی بہنیں معمولی افراد نہیں بلکہ ان میں سے ایک ایسا ہے جو ایک روزانہ انگریزی اخبار کا ایڈیٹر ہے۔ اور اُن میں ایسے ہیں جن کے اخلاص کی مثال ہماری ایک معزز و مکرم بہن کے ایک خط سے جسکے چند فقرات ذیل میں دیئے جاتے ہیں ظاہر ہے۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھتی ہیں۔

"حضور والا۔ مَیں اُس خوشی کا کس طرح اظہار کروں جو مجھے یہ بات معلوم کرکے محسوس ہوئی ہے کہ حضور نے مجھے احمدی جماعت میں شامل ہونے کے قابل سمجھا۔ حضور۔ مَیں سچی مسلمان بننا چاہتی ہوں۔ اور ایسی ہونا چاہتی ہوں کہ حضور کی غلامی میں داخل ہو کر مَیں حضور اور تمام احمدی بھائی بہنوں کی خوشی کا موجب بنوں۔ مَیں اُن لوگوں سے دُور ہوں جو میرے دل کے بہت قریب ہیں۔ میرے خیالات اکثر قادیان کی طرف رہتے ہیں۔ میرے لئے حضور دردِ دل سے دعا کریں۔ اور میرے تمام احمدی بھائی بہنوں کو میرا اسلام پہنچاویں"

آسٹریلیا | آسٹریلیا کے وسیع برِ اعظم میں اگرچہ ہمارا کوئی باقاعدہ مبلغ نہیں مگر صوفی حسن موسیٰ خان نہایت سرگرمی سے تبلیغ سلسلہ میں مصروف ہیں اخبارات میں آرٹیکل لکھتے رہتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں سڈنی کے اخبار Truth میں ایک مضمون حضرت مسیح موعود کے متعلق شائع ہُوا ہے جس میں حضرت اقدسؑ کی تصویر بھی دی گئی ہے۔ نیز برادر موصوف کے ذریعہ سے ایک خاتون مس ٹیٹ توس رحیم بی بی غیاث سلسلہ احمدیہ میں شامل ہو چکی ہیں۔ اور آپکی بہت لوگوں کے ساتھ سلسلہ کے متعلق خط و کتابت جاری ہے۔ برادرم موصوف کی صحت اچھی نہیں۔ لہٰذا وہ احباب کی خدمت میں السلام علیکم عرض کرتے اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

متفرق نائیجیریا واقعہ افریقہ اور امریکہ میں بھی سلسلہ خط و کتابت کے ذریعہ کئی لوگ سلسلہ احمدیہ کے قریب آرہے ہیں اور اپنے خطوں میں حضرت اقدسؑ کی نسبت مسیح موعودؑ کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے بہت سی روحیں سلسلہ عالیہ میں شامل ہو جائینگی۔ ماہ رواں کے اندر مسٹر جنید یوسف نام ایک نوجوان نائیجیرین ساکن Lagos مغربی افریقہ نے بیعت فارم اپنے ہاتھ سے پُر کر کے حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں بھیجدیا ہے فالحمد للّٰہ علیٰ ذٰلک۔ اُس ملک میں ایک اور صاحب مسٹر ایلوال ایم۔ اگسٹو ہیڈ ماسٹر دینجر اسلامیہ سکول لیگوس خاص طور پر سلسلہ حقہ کے کاموں میں دلچسپی لے رہے ہیں اور ترجمۃ القرآن کیلئے بہت سے خریدار بھجوا چکے ہیں۔

امریکہ میں ڈاکٹر جارج بیکر ساکن (Philadelphia) احمدیت کی ترقی سے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

مژدہ

بالآخر میں ایک خوشخبری کے طور پر آپ صاحبان کے سامنے نہایت خوشی کے ساتھ یہ اعلان کرتا ہوں۔ کہ سال رواں میں ۱۰۸ غیر مبایعین بیعت خلافت میں داخل ہوئے ہیں۔ اور ہندوستان کے اندر ۲۰۸۱ نئے اشخاص بذریعہ خطوط حضرت خلیفۃ المسیحؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے ہیں اور یہ تعداد محض ایسے نومبایعین کی ہے جنہوں نے خطوط کے ذریعہ بیعت کی۔ اور جن لوگوں نے قادیان میں آکر بیعت کی وہ انکے علاوہ ہیں۔

جماعت احمدیہ سیلون کے ۳۰ احمدیان اور مارشس کے ایک سو کے قریب نومبایعین اور انگلستان اور دیگر ممالک کے دس احمدی کی تعداد انکے ماسوا ہے۔ گویا سال رواں میں تین ہزار

کے قریب نئے آدمیوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے ہاتھ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بیعت کی ہے۔ جسکے لیئے ہم اللہ تعالیٰ کا جسقدر شکریہ ادا کریں تھوڑا ہے۔

برادران۔ آپ نے اس رپورٹ سے معلوم کر لیا ہو گا کہ انجمن ترقی اسلام کا کام اب باقاعدہ طور پر جاری ہے اسلیئے اب وقت آگیا ہے کہ اس کے لیئے مستقل آمد کا فکر کیا جاوے۔ اب یکمشت چندے اسکے مستقل اخراجات کے لیئے کافی نہیں ہو سکتے۔ اس لیئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے روز بروز بڑھتے ہوئے اخراجات کیلیئے یہ تجویز فرمائی ہے کہ جیسے احباب صدر انجمن احمدیہ کے لیئے ۲ پیسہ فی روپیہ اپنی آمد میں سے صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بھیجتے ہیں اسی طرح ایک پیسہ فی روپیہ ترقی اسلام کے لیئے باقاعدہ طور پر ماہوار بھیجا کریں اور زمیندار احباب فی من ایک سیر کے حساب سے غلہ ترقی اسلام کے فنڈ میں دیا کریں۔ پس اب سب احباب اس تجویز پر یکم جنوری سنہ ۱۹۱۶ء سے باقاعدہ طور پر عمل کرنا شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس زائد بوجھ کے اٹھانے میں مدد فرماوے۔

ترقی اسلام کے علاوہ میں منارۃ المسیح کی تکمیل کی طرف بھی آپ صاحبان کو متوجہ کرتا ہوں۔ اس کی تکمیل کے لیئے تین چار ہزار روپیہ کی مزید ضرورت ہے۔ پس احباب اس رقم کے پورا کرنے کی بھی کوشش فرما دیں۔ خدا تعالیٰ آپ لوگوں کی کوششوں میں برکت ڈالے اور ان نیک کاموں کے سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

منارۃ المسیح کے لیئے جو احباب یک صد روپیہ دینگے اُنکے نام حسب تجویز حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کتبہ میں لکھکر منارۃ المسیح میں لگائے جائیں گے۔

سیکرٹری ترقی اسلام۔ قادیان

بہائی مذہب

محض ایثار و قربانی سے کسی مذہب کی حقانیت ثابت نہیں ہو سکتی

ذیل میں ہم معزز ہم عصر شہر نیویارک کے اخبار ٹروتھ سیکرس کچھ عبارت نقل کرتے ہیں اس عبارت میں قابل مضمون نگار نے 'بہائی مذہب' پر سے ظاہریت کی سفید عبا اُتار کر دکھایا ہے کہ جس وجود کو مغربی دنیا میں نہایت حسین وخوبرو کر کے پیش کیا گیا ہے وہ حقیقتہً ایک بھونڈی صورت اور بدنما جسم ہے فاضل مضمون نگار مسٹر چارلس ریمنگٹن نے جو کچھ لکھا ہے پورے وثوق اور کامل تحقیقات کے بعد اسے حوالہ قلم کیا ہے۔

وہ اس امر کے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ کسی مذہب کی حقانیت کا ثبوت محض اُسکے پیروؤں کا ایثار اور قربانی ہو سکتی ہے۔ اور یہ بات ہمارے نزدیک بھی صحیح اور قابل پذیرائی ہے کیونکہ محض ایثار اور قربانی جس پر بہائی مذہب کی تمام دلائل کا انحصار ہے کسی مذہب کی صداقت کا معیار نہیں ہو سکتیں تاوقتیکہ وہ اخلاق فاضلہ و ترقیات جسمانی وروحانی کا سیدھا راستہ نہ دکھائے پھر اس راستہ پر چلکر دکھانیوالا کامل نمونہ بھی پیش کرے۔ کیونکہ قربانی و ایثار اور زندگی سے لاپرواہی ایک وحشی بھی دکھا سکتا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ فوری جوش اور آنی جذبات سے متاثر ہو کر ایسے لوگ بھی ایثار و قربانی کی بے نظیر مثالیں دکھا سکتے ہیں جن کے قلوب صداقت و ایمان سے معرّا ہوتے اور جنکے فہم وادراک کا خانہ خالی ہوتا ہے۔ پس ٹروتھ سیکر کے نامہ نگار کا یہ قول صحیح ہے کہ محض ایثار اور جان قربان کرنا ہی کسی مذہب کی صداقت کا ثبوت نہیں ہو سکتا۔

ایثار و قربانی کے ساتھ یقین و ایمان ہوں تو یہ راستی کے زیور ہیں

ہم مسلمان بھی اُس ایثار اُس قربانی اُس اولوالعزمی اُس صبر و استقامت کو جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دکھائی تھی حضرت نبی کریمؐ کی صداقت و قوّتِ جذب کا ایک ثبوت قرار دیتے ہیں لیکن ہم نے مذہب اسلام کی صداقت کا انحصار نہ کبھی اس ایک امر پر رکھا اور نہ رکھنا جائز سمجھتے ہیں۔ ہمارے نزدیک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی اطاعت۔ بُردباری۔ نیک نمونہ۔ رفاقت رسول اللہ۔ مصائب میں ثابت قدمی

وغیرہ اوصاف اسلام کے اصلاح کرنے والے اثر کا ایک ثبوت تو ہیں مگر اسلام اپنی حقانیت کے لیئے اِن کا محتاج نہیں۔

ایثار و قربانی کا جذبہ اگر علیحدہ رکھا جائے تو صداقت سے اس کا چنداں تعلق ثابت نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اسکو موزون و مناسب موقعہ پر اور ایمان و یقین کے ساتھ ملا دیا جائے تو پھر یہ راستی کا زیور اور حق کا موید ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جب اسلام پر ایمان لائے تو مسلمانوں کی حالت ایسی کمزور تھی کہ ظاہر بین آنکھ کے نزدیک اس نئی تحریک کا کامیاب ہونا محال و ناممکن تھا دشمنوں کا زور تھا دوستوں کی کمی تھی دنیوی اسباب سب کے سب مخالف تھے پھر ایسے اڑے وقت میں ایک شخص جو یتیم ہے بے کس ہے بے زر ہے کمزور ہے اپنی کمزور جماعت کے سامنے اعلان کرتا ہے کہ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ
ترجمہ - خدا تعالیٰ میری مدد کریگا میرے ساتھ ہوگا میں غالب آؤنگا میرے دشمن مغلوب ہونگے انکی جمعیت کو ہزیمت ہوگی وہ پیٹھ پھیرینگے۔

اس آواز آسمانی کے ساتھ ایماندار قلوب پر تسکین و یقین کا نزول ہوا۔ انہوں نے اس پیشگوئی پر ایمان رکھکر ہر قسم کا ایثار اور استقامت دکھائی اور آخر وہی ہوا جس کا خدا نے وعدہ دیا تھا۔ اور وہ آنکھیں جو اسلام کی بربادی اور تباہی کے مناظر دیکھنا چاہتی تھیں آخر خیرہ ہوئیں اور انہیں وہی کچھ دیکھنا پڑا جسکا خدا نے وعدہ دیا تھا۔ اور جس اسلام کو وہ کمزور سمجھ کر نیست و نابود کرنے کی فکر میں تھے وہی اسلام نہایت سرعت اور کامیابی کے ساتھ روئے زمین پر پھیل گیا۔

پس ابتدائی مسلموں کی قربانیوں و ایثار کو جب پیشگوئی اور اس کے نتائج کے ساتھ ملایا جائے تو پھر یہ جذبات قربانی ہمارے لیئے موجب ہدایت و رہنمائی اور صداقت اسلام کے بے شمار ثبوتوں میں سے ایک ثبوت بنتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library

بہائی مذہب کی بنیاد کمزور ہے

پس بہائی مذہب کا اس کمزور دلیل پر کہ پیروانِ بہائیت نے اپنی جانیں دیکر اپنے مذہب کی صداقت ثابت کی ہے یہ دعویٰ کرنا کہ اُن کا مذہب حق اور اُس کا بانی تمام انبیاء سے افضل ہے صحیح نہیں۔

مزید براں مذہب حقہ کامل اپنے اندر ایک طاقت رکھتا ہے اور یہ طاقت اسکے متبعین پر

ایسا اثر ڈالتی ہے کہ وہ براہِ راست خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہوتے ہیں ۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ لیکن جب ہم بہائی مذہب پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ مذہب اِس سمت میں بھی اپنی کمزوری کا ثبوت دیتا ہے اور متبعین بہا کو یہ دعویٰ نہیں کہ اُنکے مذہب پر چلنے سے کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونیکا شرف حاصل کر سکتا ہے۔

بہائی مذہب متضاد اجزا کا بے ترتیب مجموعہ ہے

بہائی مذہب اُخوّت بنی نوع انسان پر بہت زور دیتا ہے مگر نہ کوئی مقرّرہ اصول پیش کرتا ہے اور نہ کوئی موزون و مخصوص عقائد۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ یہ مذہب ایک ایسی اخوّت کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہے جس میں تمام متضاد و متخالف عناصر بے ترتیبی سے جمع کر دیئے گئے ہیں اور جس کا نہ کوئی مخصوص مقصد نہ مقررہ عقیدہ ہے انکے نزدیک بہاء اللہ ایک ایسا نبی ہے جو دنیا کے تمام انبیاء سے افضل ہے۔ اگرچہ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ بہائی لوگوں کے نزدیک ایک صادق نبی کی شناخت کیا ہے تاہم صادق نبی کا جو معیار ہمیں معلوم ہے اور جو انبیاء پر ایمان لانیوالے مذاہب کے نزدیک مسلّم ہے اُس کے مطابق اگر دیکھا جائے تو بہاء اللہ کی نبوت کا ثابت ہونا تو درکنار اُن کا معمولی صادق انسان ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ محض لیکچر دینے۔ رسالے و اخبارات شائع کرنے۔ اور خشک اخلاقی وعظ کرنے سے کوئی شخص زمرہ انبیاء میں شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک نبی کی شناخت کا ثبوت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ اسکے ساتھ ہو اُس کی تائید میں آسمان سے زبردست نشانات کا نزول ہو اور پھر یہ نشانات اس طرح پورے ہوں کہ صداقت پسند قلوب ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

بہاء اللہ نبی نہیں ثبوت کے لیئے دلائل چاہیئیں

۔۔ ۔۔ ۔۔ اُنکی صداقت کے قائل ہو جائیں۔ یہ لوگ عادات میں سادہ۔ نکتہ سنجی میں کامل۔ قول و فعل میں راستباز تحریر و تقریر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے خاص طاقت رکھنے والے۔ حُسن و احسان میں بے نظیر۔ حق و راستی کے بے خوف حامی۔ دغا و فریب سے مبرا۔ دھوکہ دہی سے پاک مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے کے لیئے مضطرب۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں غرق اور ذات احدیت مآب سے ہمکلام ہونے کی عزت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ خدا کے نبی کشش روحانی کا مرکز ہوتے ہیں اور تمام سعید روحیں اُنکی طرف کھچی چلی آتی ہیں۔ کوئی نبی دنیا سے اُسوقت تک رخصت نہیں ہوتا جبتک کہ وہ اپنے مقصد میں بہرہ یاب" اپنی

اغراض میں کامیاب نہیں ہو لیتا اور اپنی تعلیم کے بیج کو انسانی قلوب کی زمین میں اُگتا۔ بڑھتا پھولتا اور پھلتا نہیں دیکھ لیتا۔ وہ تمام قسم کی مخالفتوں پر غالب آتا اور ہر قسم کی معاندت کا کامیابی سے مقابلہ کرتا ہے۔ وہ ایک چٹان ہوتا ہے جس سے ٹکراتا ہے اُسے بھی توڑ ڈالتا ہے اور جو اُس سے ٹکراتا ہے وہ بھی پاش پاش ہو جاتا ہے۔ لاریب جس نبی کی کوششیں انسانی ہاتھوں سے پامال ہو جائیں اور جسکے کاروبار کو زمینی طاقتیں مٹا سکیں وہ نبی خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور جب ہم بہائی مذہب کے پیشوا کو اس معیار سے جانچتے اور اس کسوٹی پر پرکھتے ہیں تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوتے ہیں کہ بہاء اللہ کا شمار انبیاء کے گروہ میں کرنا بڑی جرأت و جسارت کا کام ہے۔ غرض بہائی مذہب کے دعاوی بڑے اور دلائل بہت کم ہیں اور جو ہیں وہ بہت کمزور و بودے چنانچہ ٹروتھ سیکر کے محولہ بالا فاضل مضمون نگار رقمطراز ہیں۔

بابیوں کے مظالم مسلمانوں پر "بہائی مذہب کے پیرو اکثر اس امر پر زور دیا کرتے ہیں کہ جس طرح یہودیوں نے مسیح کے متبعین پر انواع و اقسام کے مظالم توڑے تھے اسی طرح مسلمانوں نے بہاء اللہ کے پیرؤں کو ہر قسم کی خوفناک ایذا رسانی کا ہدف بنایا تھا لیکن جب ہم تاریخ کے صفحات پر نظر غائر ڈالکر دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ بے شک مسیحی لوگ تو مظلوم اور یہودی ظالم تھے۔ اور تاریخ یہ بتانے سے قاصر ہے کہ کبھی قرون اولیٰ کے مسیحی لوگوں نے کسی ایسے فعل کا ارتکاب کیا ہو جو یہودیوں کے جذبات انتقام کو ہیجان میں لائے مگر برعکس اسکے واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ ایذادہی اور سختی کے افعال کا ارتکاب اوّلاً مسلمانوں کی طرف سے نہیں بلکہ خود بہائیوں کی طرف سے ہُوا ہے اور گو بہائی اہل قلم نے نہایت حزم و احتیاط سے اس امر کا اظہار اشارۃً بھی نہیں کیا تاہم راستی چھپانے سے نہیں چھپ سکتی اور حق دبانے سے نہیں دب سکتا آخر اہل نظر و تحقیق نے دریافت کر لیا ہے کہ بہائیوں اور مسلمانوں کی باہمی کشمکش میں ابتدا اول الذکر کی طرف سے ہوئی اور پہلا خون ناحق جو فدائیان باب کے بے رحم ہاتھوں سے وقوع میں آیا وہ

ایک مسلمان مُلّا کا بے رحمانہ قتل تھا

اس قتل میں باب کے پیرؤں نے جس سنگدلی اور قساوت قلبی کا اظہار کیا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ مُلّا مذکور پر عین حالت نماز میں حملہ کیا گیا اور مسجد کے اندر اُسے ذبح کیا گیا۔ واضح ہے

کرمکاؔ مذکور کا بے رحمانہ قتل واقعات خونریزی و غارتگری کی طویل فہرست میں سے صرف ایک واقعہ ہے اگرچہ بہائی مصنفین نے اپنی تمام سعی حق پر پردہ ڈالنے اور اپنے مذہب کی تصویر کے تاریک پہلو کو پوشیدہ رکھنے میں صرف کی ہے مگر بایں ہمہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بابیوں نے مسلمانوں کے دیہات کو تباہ و برباد کیا۔ مسلمان مردوں - عورتوں اور بچوں کو بے دریغ تہ تیغ کیا۔ اور اپنے خدا کی جلال کا اظہار کرنیکی غرض سے مسلمانوں کو زندہ جلایا۔ پھر یہ بھی ثابت ہے کہ لوہے کی سلاخیں آگ میں ڈالکر سرخ کیجاتیں اور مسلمان قیدیوں کے جسم پر داغ دیکر انہیں ایذا پہنچائی جاتی - اگر ایرانی حکومت نے اس نئے مذہب کے دبانے کیلئے اپنی انتہائی کوششیں صرف کیں یا باب اور اسکے متبعین کو سزائے موت دی تو ہمارے نزدیک قطعاً کوئی مقام استعجاب نہیں۔

باب کو بہاء اللہ کا پیشرو کہنا غلط ہے

"جس طرح مسیحی لوگ بائیبل کے رو سے یوحنا بپتسمہ دینے والے کو مسیح کا پیشرو خیال کرتے ہیں اسی طرح بہائی لوگ اپنی تحریروں میں باؔب کو بہا کا پیشرو بیان کرتے اور ظاہر کرتے ہیں کہ گویا باؔب خود اپنے تئیں بہا کا پیشرو خیال کرتا تھا - مگر بہائی مصنفین کی پُر تعصب تحریروں سے اعراض کر کے اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس معاملہ میں بہائیت اور مسیحیت کے اندر نمایاں فرق ہے - چنانچہ بابی مذہب کی تاریخ کے اوائل زمانہ کی نسبت جسقدر تحریریں غیر جانبدار محققین کے قلم سے نکلی ہیں وہ سب اس امر پر دال ہیں کہ بہائیوں کا باب کو اپنے مسیح بہاء اللہ کا پیشرو قرار دینا حقیقت سے دور اور صحت سے معرا ہے کیونکہ باؔب نے کبھی اپنے تئیں بہاء اللہ کا پیشرو نہیں کہا بلکہ اس نے اپنے قائم کردہ بابی فرقہ کی رہنمائی و سرداری کے لیئے اپنے ایک پیارے شاگرد کو انتخاب کیا - اس شخص کا نام یحیٰی تھا اور جب باؔب مر گیا تو تمام بابی جماعت نے بالاتفاق یحیٰی کو اپنا سرگروہ تسلیم کر لیا اور یحیٰی نے اپنا نام صبح ازل رکھکر بابی جماعت کی سرکردگی کو قبول کر لیا مگر بدقسمتی سے یحیٰی کا ایک سوتیلا بھائی حسین علی نام تھا جو اپنے بھائی کو اسکے حق وراثت سے محروم کرنے اور بابی جماعت کے بڑے حصہ کو اپنے ساتھ ملانے میں کامیاب ہو گیا۔

بہائیوں نے ازلیوں کو قتل کر دیا

ہمیں یہ معلوم نہیں کہ حسین علی یعنی بہاء اللہ نے کس طرح بابی جماعت کے بڑے حصہ کو اپنے ساتھ ملایا اور اپنے تئیں نبی کہکر انکا نام بابی سے بہائی کر دیا - البتہ

اوپن کورٹ نام رسالے میں جو مضمون شائع ہوا ہے اس سے صرف اسقدر معلوم ہوا ہے کہ صبح ازل کے معتقدین کی ایک مختصر جماعت نے جو اگرچہ بلحاظ تعداد قلیل تھی مگر اسمیں باب کے تمام بڑے بڑے اور باثر شاگرد شامل تھے - بدستور اپنے پیشوا یعنی یحیٰی کے ساتھ رشتہ عقیدت مضبوط رکھا۔ جب بہاء اللہ کے ارادت مندوں نے دیکھا کہ اب زبانی گفتگو سے کچھ نہیں ہو سکتا تو انہوں نے قاتلانہ کوششیں شروع کر دیں۔ چنانچہ صبح ازل کے متبعین میں سے بڑے بڑے آدمی ایک ایک کر کے تبریز۔ کربلا بغداد اور ادرنہ میں یا تو خنجر کے ذریعہ پیٹ چاک کر کے قتل کیئے گئے یا انکو زہر دیدیا گیا۔ صرف 'ازل' زندہ رہا اور ازلی لوگ کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے انکے پیشوا کو بھی زہر دینے کی سعی کی تھی'۔ اب اگر متنازعہ فیہ معاملات کو ایک طرف رکھدیا جائے تو بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے کہ 'بہائیوں نے ازلیوں کی ایک تعداد کو قتل کیا تھا اور بہاء اللہ نے جیسا کہ اسکی تحریروں سے ظاہر ہے اپنے عقیدت کیشوں کے اس قاتلانہ فعل کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا بلکہ اس کو عذاب الٰہی قرار دیا جو اسکے دشمنوں پر نازل ہوا تھا'۔

بہاء اللہ خود چوری و قتل کی وارداتوں کا ذمہ وار ہے

"ان وارادات قتل کے باعث ایرانی حکومت نے بہاء اللہ کے پیروؤں کو۔ جنہیں آج بے ضرر اور مسکین کہا جاتا ہے۔ 'چور اور قاتل' قرار دیا۔ اور ہمارے نزدیک اس بات کے باور کرنیکی وجوہات ہیں کہ ان چوری و قتل کی وارداتوں کا ذمہ وار خود بہاء اللہ تھا۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ بہاء اللہ نے ایک خطرناک غارتگری کا اپنی ہدایات کے ماتحت ارتکاب کرایا۔ اور ایک پیشہ ور چور کے ذریعہ سے ۲۵۰ پونڈ کی چوری کرائی۔ یہ چور بہائی جماعت کی زینت قرار دیا گیا اور چوری کا روپیہ بہا اور چور نے باہمی تقسیم کر لیا۔ ناظرین! آپ غور فرمائیں کہ یہ وہی بہا ہے جسے بہائی مذہب میں داخل ہونیوالے امریکن و یوروپین مسیح کی جا بجا خیال کرتے ہیں اور جسکے مقابل وہ مسیح و موسیٰ اور محمد علیہم السلام کو ادنیٰ انبیاء تصور کرتے ہیں۔

بہائی مصنفین نے عمداً سچائی کا خون کیا ہے

"جن ناگوار واقعات کا ذکر ہم نے محولہ بالا عبارت میں کیا ہے انکے متعلق اگر بہائی مصنفین خاموشی اختیار کریں تو کوئی مقام تعجب نہیں مگر ہاں اسقدر افسوس ضرور ہے کہ بہائی اہل قلم نے اپنے مذہب کی تاریخ لکھتے وقت متعصب اور

جانب دار مسیحی مورخین سے بھی آگے قدم رکھا ہے اور واقعات پر پردہ ڈالنے کی کوشش میں خاص مہارت پیدا کی ہے۔ چنانچہ اس امر کو تاریکی میں لانیکے لیئے کہ صبح ازل باب کا حقیقی اور جائز جانشین تھا اور نیز یہ ثابت کرنیکے لیئے کہ باب محض بہاءاللہ کا پیشرو تھا۔ تاریخ کو لکھا گیا سچ کو جھوٹ کرکے دکھایا گیا۔ اور معتبر تحریری شہادتوں کو دبا لیا گیا ہے۔ راستی کے استعمال میں بہائی اہل قلم نے جس کفایت شعاری کا ثبوت دیا ہے وہ نہ صرف مشرقی بہائیوں کی تحریروں میں ہویدا ہے بلکہ اس کا اظہار امریکن اور افرنجی مصنفین کی تصانیف میں بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ جو کتب مغربی دنیا میں بہائی مذہب کے مداحوں کی طرف سے شائع ہوئی ہیں اور جن کو اس مذہب کی صحیح تاریخ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے انہیں اکثر صبح ازل کا ذکر تک نہیں اور اگر شاذ کسی شخص نے اس کا ذکر کیا بھی ہے تو وہ محض اشارۃً ہے اور وہ بھی اس رنگ میں ہے کہ صبح ازل کے دعاوی محض لغو و بیہودہ تھے۔ پھر ازلیوں کے قتل کا سوال اول تو چھیڑا تک بھی نہیں گیا اور کوشش کیگئی ہے کہ اسکی طرف قطعاً اشارہ تک بھی نہ ہو۔ اور اگر کسی جگہ اس معاملہ کا قدرے تذکرہ آیا بھی ہے تو وہاں منجملہ اُن الزامات کے جو تاریخ نے بابیوں پر عاید کیئے ہیں محض ایک دو کی تردیدی تشریح کردی گئی ہے اور باقی طویل فہرست الزامات کو ناقابل اعتبار اتہامات کہکر چھوڑ دیا ہے۔

بہائیوں نے بابی کتب کو تلف کردیا ہے

علاوہ ازیں ایسی بابی تحریریں بھی جنکو بہائی اور ازلی ہر دو فریق معتبر اور متبرک سمجھتے تھے عمداً یا تو تلف کردی گئی ہیں یا پھر اُنکے مضمون میں تغیر و تبدل کرڈالا گیا ہے۔ چنانچہ ایک نہایت ضروری کتاب جس میں بابی مذہب کی تاریخ مذکور تھی بہائیوں نے دوبارہ لکھی اور نہایت احتیاط کے ساتھ تمام ایسی عبارتیں حذف کردیگئیں جنکا مضمون ازلیوں کے موافق تھا اس تحریف کے بعد تمام پرانے نسخوں کو تلف کردیا گیا یہ تدبیر ملک ایران میں اِس کامیابی کے ساتھ عمل میں لائی گئی کہ اگر ایک اعجوبہ پسند یوروپین کا ہاتھ بابی فرقہ میں بہاءاللہ کے سیاہ و سپید پر دسترس رکھنے سے قبل اس ضروری کتاب کے ایک نسخہ کا مالک نہ ہوتا تو بابی مذہب کی قدیم تاریخ کے متعلق ہمارے معلومات کا بیشتر حصہ آج کلیۃً معدوم ہوتا۔

پروفیسر براؤن کی رائے

"کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر براؤن صاحب جو بہائی مذہب سے کماحقہ واقفیت رکھتے ہیں۔ جب ایران میں گئے تھے تو انہوں نے اس کتاب کے متعلق بہت تلاش کرائی مگر وہ فرماتے ہیں کہ باوجود تلاش کے مجھے اس کا کسی جگہ بھی پتہ نہیں ملا۔ اور لکھتے ہیں کہ غیر مذاہب کی

تاریخ کے سلسلہ میں اس واقعہ کا پیش نظر رکھنا بھی ایک سبق آموز امر ہے۔ اور چونکہ ہم لوگ چھپی ہوئی کتابیں مطالعہ کرنے اور نیز محفوظ لائبریریوں سے فائدہ اُٹھانے کے عادی ہیں اسلیئے ہم پر یہ امر سخت شاق گذرا ہے کہ اس کتاب جیسی ضروری تصنیف کو کامیابی سے تلف کردیا گیا۔ پھر ہمیں اس بات کا بھی مساوی ہی صدمہ ہے کہ جو لوگ بظاہر ایثار اور سرگرمی کی روح اپنے اندر رکھتے ہوں اور روزانہ زندگی کے کاروبار میں دیانت سے کام لیتے ہوں وہ اس قسم کے تلف اور سچی شہادت کو جھٹلانے کے فعل کا ارتکاب کریں یہ واقعہ اگر کھلی کھلی شہادت سے پایہ ثبوت کو نہ پہنچتا تو میں خود اس کو ناقابل اعتبار سمجھ لیتا مگر اب جبکہ یہ ایک ثابت شدہ امر ہو چکا ہے تو میں اسے کاروباری مذہبی آدمیوں کے سپرد کرتا ہوں تاکہ وہ اسے موزون و مناسب محل پر چسپاں کریں؛

کیا بہاء اللہ واقعی مبارک و کامل تھا؟

اگر بہائی لوگ بابی و بہائی مذہب کے اُن تمام حالات کو جو بہاء اللہ کے موافق نہیں تلف و برباد کرنے میں کامیاب ہو جاتے اور نہ صرف ایران بلکہ کل دنیا پر انکی ایسی کوششیں کامیاب ہو جاتیں اور مسیحی کتب کی طرح دنیا کے سامنے صرف وہی تحریریں آتیں جو بہائی فرقہ کے اراکین کی قلم سے ہوتیں تو نہ معلوم بہاء اللہ کے چال چلن کو کس رنگ میں پیش کیا جاتا؟ اور ایک ایسے شخص کو جس نے ڈاکہ زنی کے منصوبے کیئے اور بیسیوں کے قریب قتل کی وارداتیں کرائیں اُسوقت کس شکل میں دکھایا جاتا؟

ہم بہائی مصنفین کی تحریروں پر نظر ڈالتے اور ان میں دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ بہاء اللہ کو "بڑا اور دانا اُستاد" کہکر پکارتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ "اُس نے اپنے پیروؤں کے اخلاق و عبادات کو ارفع و اعلیٰ بنا دیا تھا۔ اُن کے اعمال کی اصلاح کی تھی اور اپنی پسندیدہ تقریر و نیک نمونے سے اُن کی کمزوریوں کو طاقت میں تبدیل کر دیا تھا" بہائی لوگ کہتے ہیں کہ "تھوڑے ہی عرصہ میں بہاء اللہ کے پیرو اپنے نیک اعمال اور منصفانہ چلن کے لیئے مشہور ہو گئے"۔

اور ایک فرانسیسی بہائی مسمی مینشور ڈیفوس ہمیں بتاتا ہے کہ "بہائیوں کی خاص جماعت میں اُن اعلیٰ اخلاق کا ظہور ہُوا تھا اور وہ کامل یگانگت پیدا ہو گئی تھی کہ جس کی نظیر ابتدائی مسیحی جماعت کے سوا اور کسی جماعت میں نہیں ملتی"، لیکن ہمارا دوست یہاں پر یہ کہنا بھول گیا ہے

کہ اس اعلیٰ اخلاقی حالت کا ایک نمونہ 'صبح ازل' کے تین معتقدین کے بے رحمانہ قتل کی صورت میں ظاہر ہوا تھا۔ ان غریب مقتولوں کا صرف یہ جرم تھا کہ وہ بدقسمتی سے اس اعلیٰ اخلاق والی خاص جماعت کے شہر میں رہتے تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ بہائی اہل قلم کس طرح ایسے واقعات کو نہایت احتیاط کے ساتھ حذف کر کے دنیا کے سامنے کہتے ہیں کہ 'بہائی مذہب کو کلیۃً خونریزی سے پاک کر دیا۔ اور وہ 'مبارک اور کامل' تھا'۔

ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح ؑ نے سلسلہ کی بہبودی و ترقی کے معلوم کرنے اور جماعتوں و انجمنوں کو بیدار کرنے کی خاطر فارمیں چھپوائی ہیں جن کے ذریعہ سال میں دو بار یعنی ہر ۶ ماہ بعد ہر جگہ سے جماعت کے افراد کی دینی و دنیاوی ترقی کی رپورٹ طلب فرمائی ہے۔ ایسی فارمیں دفتر ترقی اسلام قادیان سے جلسہ سالانہ پر انجمنوں کے سکرٹریوں کو تقسیم کی گئی ہیں۔ اگر کسی جگہ کے سکرٹری کو اب تک ایسی فارم نہ ملی ہو تو فی الفور منگا کر جماعت کے ہر فرد کو اس سے آگاہ کرنا چاہیئے۔ تا سب کے سب لوگ آگاہ ہو جاویں کہ ہمارے خلیفہ وقت ہم سے کیا امید رکھتے ہیں۔ اور اس فارم کا پُر کر کے ہر چھ ماہ بعد بھیجنا ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ؑ کے دل میں جماعت کے افراد کیا مردوں اور کیا عورتوں کی بھلائی کی کیسی تڑپ ہے۔ اس فارم کے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس فارم میں جہاں اور بہت سی باتیں ہیں وہاں حضور نے ایک اس امر کی بھی رپورٹ طلب کی ہے۔ کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ماتحت رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے کتنے خریدار ہیں۔ اور کیا امانت کرتے ہیں؟" یہ فقرہ اس فارم کے کالم ۹ کے اخیر میں ہے۔ ممکن ہے کہ اکثر احباب کو اس فارم کا اور پھر اس فارم میں اس فقرہ کا علم نہ ہو۔ اور وہ بالکل بے خبر

رہ گیا تو فارم ہی پُر کرکے نہ بھیجیں یا فارم پُر کرتے وقت اس فقرہ سے لاعلمی کی وجہ سے اس کے جواب کا خانہ خالی رکھیں اور اس طرح پر سُستی یا غفلت کا الزام اپنے اوپر لیں۔ اس لیئے میں نے ضروری جانا ہے۔ کہ بذریعہ ریویو آپ لوگوں کو آگاہ کردوں۔ پس مہربانی فرماکر اپنی جگہ کے تمام احباب میں یہ امر پیش کرکے جو خریدار ریویو نہیں انکو خریدار ریویو بنائیں۔ اور جو ذی استطاعت لوگ ہیں ولایت میں ریویو کی اشاعت کے لیئے اعانت فرمادیں۔ یا اگر کوئی شخص کسی جماعت میں اپنے طور پر اعانت نہ کرسکیں تو انجمنیں یا جماعتیں مجموعی رنگ میں کل افرادِ انجمن کی طرف سے ایک ایک دو دو پرچے ولایت بھیجنے کا انتظام فرمادیں جہاں اس رسالہ کے ذریعہ اسلام و سلسلہ احمدیہ کی اشاعت کی از حد ضرورت ہے ولائت کیلئے ایک انگریزی کاپی کی سالانہ قیمت للعہ ۸ ہے۔ اور ہندوستان کے لیئے للعہ اُردو کی قیمت ولائت کے لیئے عگر ۸ اور ہندوستان کے لیئے عا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب میری عرضداشت سے ضرور فائدہ اُٹھاکر پہلے ہی سے اس فارم کی خانہ پُری کے لیئے تیار رہیں گے۔ نیز اس فارم کو منگاکر دیگر امور سے بھی آگاہی حاصل کریں تا وقت پر تکلیف محسوس نہ ہو۔

اڈیٹر ریویو از قادیان

اطلاع

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ قرآن شریف پارہ اوّل کا انگریزی اور اُردو ترجمہ چھپکر شائع ہوگیا ہے۔ ہر ایک قریباً ۱۳۰ صفحہ کا ہے۔ انگریزی کی عام قیمت عگر اعلیٰ کاغذ مجلد عنا۵ اعلیٰ کاغذ جلد چمڑے کی ۵ عہ ۱۵ - اُردو کی قیمت ۸ ر دفتر ترقی اسلام سے طلب کریں۔

سکرٹری ترقی اسلام قادیان

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ دفتر محاسب بابت ماہ اکتوبر ۱۹۱۵ء

تعلیم

چندہ مدرسہ	فیس مدرسہ	عطیہ فنڈ	گرانٹ	ارضیات	صنعتی	کرایہ مکانات	متفرق	میزان	بقایا سابقہ	میزان کل	عملہ مدرسہ	سامان	کرایہ	عملہ بورڈنگ	بورڈنگ	[illegible]	گرانٹ	وظائف امدادی	صنعتی	ارضیات	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: چندہ مدرسہ تا میزان کل — خرچ: عملہ مدرسہ تا باقی)

مدرسہ احمدیہ

چندہ	فاضل گزشتہ	فاضل	خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اشاعت اسلام

امانت	[illegible]	آمدنی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: امانت تا میزان کل — خرچ: خرچ، باقی)

زکوٰۃ

آمد	بقایا سابقہ	میزان	وظائف	متفرق	میزان خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: آمد، بقایا سابقہ، میزان — خرچ: وظائف تا باقی)

مستقل فنڈ

بیت المال

لنگر	جلسہ سالانہ	میزان	فاضل گزشتہ	فاضل	[illegible]	[illegible]	خرد و نوش	وظائف	اخراجات جلسہ	متفرق عمومی	میزان خرچ	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: لنگر تا فاضل — خرچ: [illegible] تا فاضل)

تعمیر

[illegible]	متفرق	میزان آمد	فاضل گزشتہ	فاضل	مرمت عمومی	تعمیر عمومی	متفرق	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: [illegible] تا فاضل — خرچ: مرمت عمومی تا فاضل)

مساکین

چندہ	وراثت و تبرع	میزان	بقایا	میزان کل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یتامی

چندہ	فاضل گزشتہ	فاضل	وظائف	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: چندہ، فاضل گزشتہ، فاضل — خرچ: وظائف، فاضل)

مقبرہ

چندہ آمد	وصایا	قبر اول	متفرق	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	دفتر مقبرہ	ساجد	تبلیغ	رسالہ ... [illegible]	ضمیمہ	میزان	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(آمد: چندہ آمد تا میزان کل — خرچ: دفتر مقبرہ تا باقی)

امانت اندرونی					آمد													متفرقات
آمد	سابقہ بقایا	میزان کل	خرچ	باقی	امانت اندرونی	[illegible]	فروخت ادویہ	متفرقات	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میزان	فاضل
[illegible]	[illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بورڈران ہائی آمد					خرچ					بورڈران احمدیہ				
آمد بورڈران	متفرق	میزان آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	باورچیخانہ	متفرق اخراجات بورڈران	خورد و نوش	میزان	باقی	آمد	بقایا سابقہ	میزان کل	خرچ	باقی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

بقایا صیغہ جات یکم نومبر سنہ ۱۹۱۵ء

تعلیم	۰ — ۵ — ۸۵۶۶۹
اشاعت	۳ — ۲ — ۲۵۲
مساکین	۸ — ۱ — ۱۳۸۵
زکوٰۃ	! — ۳ — ۱۸۶۷
مقبرہ	۱۰ — ۳ — ۸۴۲۵
بورڈران ہائی	۰ — ۶ — ۱۴۰۰
" احمدیہ	۹ — ۷ — ۲۵۶
امانت اندرونی	۹ — ۱۴ — ۶۸۷۰
" بیرونی	۹ — ۱۲ — ۶۹
مستقل فنڈ	۶ — ۲ — ۳۹۱۴
میزان	۷ — ۱۱ — ۳۵۲۷۸
منہائی فاضل	۲ — ۹ — ۳۰۷۰۵
منہائی پیشگی	۵ — ۲ — ۴۵۷۳
	۹ — ۱۵ — ۴۴۰۶
نزد امین	۸ — ۲ ۱۶۶

فاضل صیغہ جات

مدرسہ احمدیہ	۳ — ۱۲ — ۵۰۸۲
بیت المال	۲ — ۷ — ۱۷۴۸۴
تعمیر	۱۱ — ۲ — ۲۴۴۰
متفرقات	۳ — ۱۳ — ۴۰۶۶
یتامیٰ	۷ — ۵ — ۱۶۳۱
میزان	۲ — ۹ — ۳۰۷۰۵

پیشگی صیغہ جات

تعلیم	۰ — ۱۴ — ۲۰۲۰
بیت المال	۹ — ۱ — ۶۸۹
مدرسہ احمدیہ	۰ — ۰ — ۶۰۰
مقبرہ	۰ — ۰ — ۲۸۴
متفرقات	۰ — ۰ — ۴۶۳
اشاعت	۰ — ۰ — ۳۵۰
میزان	۹ — ۱۵ — ۴۴۰۶

خلیفہ رشید الدین
محاسب

محمد اشرف
ناظر

فہرست کتب

حیرت کی حیرانی حصہ اول	۵ ر
〃 〃 دوئم	۴ ر
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۲ ر
خزینۃ المعارف حصہ اوّل و دوئم	۴ ر
〃 سوئم و چہارم	۸ ر
سیرۃ الابدال	۱۰ ر
متن اربعین	ڈ ر
مسلک العارف	۱۰ ر

مکتوبات احمدیہ	۴ ر
مکتوبات محمدیہ	۴ ر
لیکچر لاہور	۱۰ ر
قصائد احمدیہ	۶ ر
نزول المسیح ؑ	۴ ر
نسیم دعوت	۳ ر
ہدیہ ثاقب	۲ ر

ریویو انگریزی و ریویو اردو کے گذشتہ فائل مل سکتے ہیں قیمت کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے ؛

مینجر ریویو آف ریلیجنز قادیان

شرح اشتہارات رسالہ ریویو آف ریلیجنز

میعاد	پورا صفحہ انگریزی	پورا صفحہ اردو	نصف صفحہ انگریزی	نصف صفحہ اردو	چوتھائی صفحہ انگریزی	چوتھائی صفحہ اردو	ایک سطر انگریزی	ایک سطر اردو
سالانہ	للعہ	للعہ	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	سے	سے ر
ششماہی	وعہ	وعہ	وعہ	وعہ	عہ	عہ	۱۲عہ ر	۱۲عہ ر
سہ ماہی	وعہ	وعہ	عہ	عہ	اعہ ر	اعہ ر	عہ ر	عہ ر
ایک دفعہ	لے ۸ ر	لے ۸ ر	للعہ ر	للعہ ر	سے	سے ر	۸ ر	۸ ر

تمام درخواستیں دفتر میگزین قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ڈاکٹر کی ہدایت

باٹلی والا کی ایک ایک گرین کونین کی گولیاں قیمت یکصد گولی ۱۲ ر باٹلی والا کی دو دو گرین کی گولیاں قیمت یکصد گولی عہ ر باٹلی والا کا عرق جو روزانہ بخار موسمی بخار اور زکام کیلئے مفید ہے قیمت عہ ر۔ باٹلی والا کی مقوی گولیاں جو چہرہ کی زردی ضعف اعصاب وغیرہ کو مفید ہیں قیمت عہ ر باٹلی والا کا دانتوں کا منجن نہایت مفید قیمت ۴ ر باٹلی والا کا داد کا مرہم جو پھوڑے پھنسیوں کیلئے مفید ہے قیمت ۴ ر۔ تمام بڑے دوا فروشوں سے یا ذیل کے پتہ سے مل سکتی ہیں ؛

Dr. H. D. Batli wala and sons. Worli. Bombay.

Reg. No. L303

۳۰/

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی تیار کردہ

کافوری جنتری

سنہ ۱۹۱۶ء

Digitized by Khilafat Library

سنہ ۱۹۱۶ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے۔ جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمتمیں روانہ کردیجائیگی۔

تندرستی کی گفتگو

اپنی اپنی صحت کو درست رکھنے کے لیئے امیر سے غریب تک فکر میں رہتے ہیں اور اپنی من مانی جسکو جیسی سوجھتی ہے ویساہی کرتے ہیں۔ دولتمند گھی۔ دودھ۔ میوہ وغیرہ وغیرہ کھاتے ہیں اور قیمتی دوا کی تلاش کرتے ہیں۔ غریب کم خرچ جڑی۔ بوٹی۔ اور چٹکلے کھوجتے رہتے ہیں۔ اس جاڑے کے موسم میں ایسے مقویات کا کھانا بھی نہایت مفید ہوتا ہی کیونکہ اس موسم میں ہر چیز مریض کے موافق ہوتی ہے اس فکر اور وقت کو دور کرنیکی نہایت ہی آسان ترکیب ہے جسمیں تو زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور نہ اسقدر لیاقت سے باہر خرچ ہے وہ **ڈاکٹر ایس کے برمن کی مقوی باہ کی گولیاں** ہیں۔ آپ بھی آزمائش کرکے دیکھیئے۔ یہ بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ اور خون کو نیا پیدا کرتی ہیں جوانی میں بے اعتدالیوں کیوجہ سے جو خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جوانی میں بڑھاپے کیسی حالت ہوجاتی ہے۔ یہ سب شکایتیں دور کرکے نیا خون اور نیا جوش پیدا کرتی ہیں؂

لال شربت لال شربت لال شربت

اگر

آپ اپنے لڑکے اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں۔ تو **لال شربت** پلاویں کلیجہ کی کمزوری و کھانسی لاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو **لال شربت** پلاویں پیدایش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک یکساں فائدہ کرتی ہے پینے میں شیرین اور رنگ سرخ ہونیکی وجہ لڑکے خواہش سے پیتے ہیں۔ آپ بھی اپنے بچے کو استعمال کراکے آزمائش کرلیجیئے قیمت بارہ آنہ ۱۲/ فی شیشی۔ محصولڈاک چار آنہ ۴/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاءالاسلام پریس قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کیلیے چھپکر شائع ہوا۔